REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

جلد ۳۴ — شمارہ ۲۸

REGD.NO.P/GDP-3.

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود — ھو الناصر

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عبد بشیر

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ :-
حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور مہماتِ دینیہ کے سرانجام دینے میں دن رات ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں حضور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۸ وفا (جولائی)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

○ — مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ مع اہلیہ عرصہ قریباً تین ماہ لندن میں قیام کے بعد آج صبح بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ واپس قادیان پہنچے۔ ○○

---

۲۲ شوال ۱۴۰۵ ھ — ۱۱ وفا ۱۳۶۴ ہش — ۱۱ جولائی ۱۹۸۵ء

قسط اوّل

جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے ۲۰ ویں جلسہ سالانہ سے

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا

معرکہ آرا اختتامی خطاب

> سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بمقام اسلام آباد (لندن) منعقدہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۰ ویں جلسہ سالانہ سے مورخہ ۷ شہادت (اپریل) کو جو بصیرت افروز اور معرکہ آرا اختتامی خطاب فرمایا اُسے کیسٹ کی مدد سے اعادۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر بااحتیاط ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی :-

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ
اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝
وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

(الاحزاب : ۴۱ تا ۴۳)

بعینہٖ قرطاسِ ابیض میں جو الزامات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعتِ احمدیہ پر لگائے گئے ہیں اُن میں سب سے زیادہ مکروہ، سب سے زیادہ جھوٹا، سب سے زیادہ بے حقیقت اور سب سے دُکھ دینے والا الزام یہ ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آیتِ خاتم النبیین کے منکر تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہیں کرتے تھے۔ اور جماعت احمدیہ بھی آپ ہی کی متابعت میں ایسا ہی ایمان رکھتی ہے۔
یہ ایک ایسا جھوٹا اور مکروہ اور

بے بنیاد الزام

ہے کہ جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پڑھی ہوں ایک لمحہ کے لئے بھی وہ اس الزام کو درخورِ اعتناء اور قابلِ توجہ نہیں سمجھے گا۔
لیکن بدقسمتی تو یہی ہے کہ اکثر ان تحریروں سے ناآشنا ہیں اور جن تک وہ تحریر پہنچائی جا سکتی تھی حکومتِ پاکستان نے ان کی راہ میں تبر رکھ دیا ہے اور وہ تمام کتب ضبط کر لیں جن کے مطالعہ سے ایک عام مسلمان حقیقتِ حال تک پہنچ سکتا تھا۔

اس الزام کے جھوٹا ہونے کا جہاں تک تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے شمار تحریرات ہیں جو نثر میں بھی ہیں اور نظم میں بھی، اس بات کا قطعی ثبوت ملتا ہے کہ سب سے زیادہ عرفان کے ساتھ، سب سے زیادہ یقین کے ساتھ، سب سے زیادہ وُسعت اور گہرائی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خاتمیت پر ایمان رکھتے تھے۔ اور جس حد تک جس وسعت سے اس مضمون کو سمجھتے تھے اس کے پاسنگ کو بھی ہمارے مخالفین یا دوسرے علماء کبھی نہیں پہنچ سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے۔ اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ ختمِ نبوت کیا ہوتا ہے۔ اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے۔ مگر ہم بصیرتِ تام سے جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختمِ نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ بجز اُن لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔"

پھر آپ فرماتے ہیں :-
"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لُباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیاوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیقِ باری تعالیٰ اس عالمِ گزران سے کوچ کریں گے، یہ ہے کہ سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ تمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ نجات کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔"

پہلا اقتباس ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۴۲ سے لیا گیا تھا اور دوسرا ازالہ اوہام صفحہ ۶۹۔
پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-
"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی اور انشراحِ صدری و عصمت و حیاء و صدق و صفاء و توکل و وفاء و عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے اس لئے خدائے جل شانہٗ نے اُن کو عطرِ کمالاتِ خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

سینہ و دل جو تمام اوّلین اور آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر اور پاک تر، معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا، اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اعلیٰ وارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔"

اب میں ان الزامات کو نقطہ بہ نقطہ لیتا ہوں جو جماعت احمدیہ پر اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عائد کئے گئے ہیں۔

یہ کتابچہ اور اس میں جو کچھ لکھا گیا وہ ایک

تلبیس کا شاہکار

ہے۔ اور جیسا کہ میں ان کی عبارت پڑھ کر آپ کو سناؤں گا سچ کو جھوٹ سے ملا کر یا سچ کہہ کر غلط نتائج نکال کر یا جھوٹ کہہ کر اس کے منطقی صحیح نتائج نکال کر ایسی باتیں کی گئی ہیں کہ تمام کا تمام کتابچہ ایک تلبیس اور حق پوشی کا شاہکار بن گیا ہے۔

سب سے پہلے میں ان کی ایک تحریر پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"گزشتہ چودہ سو سال کے دوران خاتم النبیین کی تمام دنیا میں مسلّمہ تشریح اور تفسیر یہ رہی ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی تھے اور ان کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام بھی خاتم النبیین کی قرآنی اصطلاح کا یہی مفہوم لیتے تھے اور اسی غیر متزلزل عقیدے کی بنیاد پر وہ ہر ایسے آدمی کے خلاف صف آرا رہے جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ زمانہ بعد میں اسلام کی پوری تاریخ کے دوران امتِ مسلمہ نے ایسے کسی آدمی کو کبھی معاف نہیں کیا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔"

پھر لکھتے ہیں:۔

"مشہور و معروف صاحب فکر مورخ ابنِ خلدون، امام ابن تیمیہ اور ان کے روشن ضمیر شاگرد ابن قیم، شاہ ولی اللہ دہلوی اور علامہ محمد اقبال جیسے عظیم مسلمان مفکر ہیں جنہوں نے ختم نبوت کے علمی، معاشرتی اور سیاسی مضمرات پہ بحث کی ہے۔ اس موضوع پر علامہ اقبال کے خیالات اس رسالہ میں آگے چل کر ملاحظہ فرمائیں گے۔"

جہاں تک دوسرے حصے کا تعلق ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ میں دعویٰ دارانِ نبوت سے کیا سلوک کیا گیا اور اس کا کیا منطقی نتیجہ نکلتا ہے اس سلسلے میں میں بعد میں گفتگو کروں گا۔

سب سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں

کہ یہ دعویٰ کہ "تمام امتِ مسلمہ کے مسلّمہ بزرگ بلا استثناء یہی اعلان کرتے رہے کہ آیت خاتم النبیین کا مطلب خدا کے آخری نبی تھے کے سوا اور کچھ نہیں بنتا" یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اور امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے گزشتہ بزرگوں کے اوپر ایک صریح تہمت ہے۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اب میں آپ کے سامنے بعض اقتباسات پڑھ کے سناتا ہوں۔

خاتم النبیین کا مضمون تو بہت وسیع ہے اور گہرا ہے اور اس کے مطالب اتنے وسیع ہیں کہ اگر صرف مثبت پہلو اس کے بیان کئے جائیں یعنی دشمن کے استدلال کو رد کرنے کے بغیر صرف خاتم النبیین کی تفسیر بیان کی جائے تو اس کے لئے بہت لمبا وقت درکار ہے۔ اور ایک مجلس میں ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے سردست میں اپنے آپ کو صرف الزامات کے جواب تک محدود رکھوں گا۔

جہاں تک اسلام کے عظیم مفکرین کا تعلق ہے ان میں جو پہلے تین نام لئے گئے ہیں ان سے تو انکار نہیں ہے۔ یقیناً ان بزرگوں نے اسلام کے فکر اور اسلام کے فلسفہ میں بہت عظیم خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کو ان کا یہ دعویٰ تسلیم ہے۔ یہ بڑے بڑے مفکر، بڑے بڑے صاحب علم و عرفان لوگ تھے۔ مگر جہاں تک علامہ اقبال کو مفکرِ اسلام کے طور پر پیش کیا گیا ہے اس ضمن میں میں صرف علامہ اقبال کی ایک تحریر آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ اس کے بعد آپ خود نتیجہ نکالئے کہ کس حد تک یہ مفکرِ اسلام ہیں۔ آپ مکتوب بنام پروفیسر صوفی غلام مصطفےٰ صاحب تبسم میں لکھتے ہیں: "...۔" (یہ خط اقبال نامہ حصہ اول صفحہ ۴۶

۴۷ پر درج ہے)

"میری مذہبی معلومات کا دائرہ نہایت محدود ہے۔ میری عمر زیادہ تر مغربی فلسفہ کے مطالعہ میں گزری ہے اور یہ نقطۂ خیال ایک حد تک طبیعتِ ثانیہ بن گیا ہے۔ دانستہ یا نادانستہ میں اسی نقطۂ خیال سے حقائقِ اسلام کا مطالعہ کرتا ہوں۔"

جس مفکرِ اسلام کا یہ اعتراف ہو کہ مغربی مفکرین اور مغربی فلسفے کی روشنی میں وہ قرآن کا مطالعہ کرتا ہے اور پھر مذہبی معلومات بھی نہایت محدود ہیں ان کے متعلق یہ سوچنا کہ وہ ایک سند کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے امتِ محمدیہ کے سامنے، یہ انہیں کو زیب دیتا ہے لکھنے والوں کو۔ کوئی معقول آدمی تو سوچ بھی نہیں سکتا اس بات کو۔

جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا تعلق ہے، اس کے وسیع معانی کا تعلق ہے، میں

چند اقتباسات

آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات اور پھر بعینہٖ انہی سے ملتے جلتے ایسے اقتباسات جو گزشتہ صلحاءِ امت اور اہلِ فکر نے پیش کئے ہیں۔ اور اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ اتنے وسیع مضمون کو کیسی گندی حرکت کے طور پر بہت محدود رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور جس رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی وہ بہرحال غلط ہے۔ یعنی خاتمیت کا صرف یہ مفہوم سمجھا گیا کہ زمانے کے لحاظ سے آخری نبی ہیں۔ اور امتِ محمدیہ اس بات کو رد کر چکی ہے۔ اور دوسرے مفاہیم جو بہت عظیم الشان ہیں جو مطالب اور معارف میں بہت گہرے ہیں ان کو کلیتہً نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرتؐ کے کمالاتِ قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو آنحضرتؐ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔"

یہ ہے خاتمیت کا مفہوم کہ تمام مخلوق میں سب سے اونچا مقام رکھنے والا، ملائکہ کو بھی جہاں دم مارنے کی اجازت نہیں۔ دم مارنے کی توفیق نہیں۔ یعنی خاتمیت اور معراج دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ (ازالہ اوہام ...)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست (اور دیکھئے "ہمارے" میں کیسا پیار ہے) ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست اور فہم تمام امت کی مجموعی فراست اور فہم سے زیادہ ہے۔ بلکہ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجائیں تو میرا تو یہی مذہب ہے جس کو دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپؐ کی فہم اور فراست کے برابر نہیں۔"

یہ عارفانہ معانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہمیں معلوم ہوئے اور اس سے پہلے بعض دوسرے مفکرین نے بھی ملتے جلتے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ میں نے بعینہٖ کہہ دیا تھا مگر وہ بعینہٖ والی بات درست نہیں۔ کیونکہ جہاں تک مضمون کی گہرائی کا تعلق ہے اور وسعت کا تعلق ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاتمیت کے متعلق بہت زیادہ گہرے اور بہت زیادہ وسیع ہیں۔ پھر حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرتؐ کے کمالاتِ قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں ہو سکتا بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ اور کو آنحضرتؐ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔"

یہاں قوتِ قدسیہ میں خاتمیت کو ظاہر فرمایا گیا ہے۔ فراست ہی میں نہیں، قوتِ قدسیہ میں بھی تمام انبیاء اور ملائک کی مجموعی قوتِ قدسیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی ذات میں لئے ہوئے تھے۔ اسی وجہ سے آپؐ خاتم قرار دیئے گئے۔

یہ پہلے بھی پڑھ چکا تھا میں اقتباس، لیکن اس نقطۂ نگاہ سے وضاحت ضروری تھی

اس لئے دوبارہ پڑھا ہے۔ پھر حضور فرماتے ہیں :-

"تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطے پر آکر جو ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا کمال کو پہنچ گئیں۔"

یعنی یہ صرف یہی نہیں ہے کہ گزشتہ انبیاء کی خوبیاں جمع ہوئیں بلکہ جمع اس شان سے ہوئیں کہ ہر خوبی اپنے کمال کو پہنچ گئی۔ یہ ہے وہ

عارفانہ کلام

خاتمیت کے متعلق جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے پھر فرماتے ہیں :-

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات متفرقہ تھے جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ فرماتا ہے فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں اُن سب کی اقتداء کر لیں ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۶۶)

یہاں تعلیم کے لحاظ سے خاتمیت کا ذکر ہے کہ گزشتہ تعلیمات جتنی بھی دنیا میں آئیں اُن میں سے ہر اچھی تعلیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعلیم میں اکٹھا کر دیا گیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے (یہ اُس تحریر میں جو دعویٰ کیا گیا ہے اس کا ایک ثبوت بھی ہے) بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں۔ نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا۔"

الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں یہ بھی خاتمیت کا ایک تقاضا ہے الگ طور پر پیروی کی حاجت تو تب رہتی ہے اگر کوئی حصہ سچائی یا نور کا احاطے سے باہر رہ جائے۔ جب کلیۃً ہر سچائی ہر نور احاطہ نبوت میں داخل اور ایک ہی درجہ کمال تک پہنچ چکا ہو۔ اس وقت ہر دروازے سے مستغنی کرنے والا ہی خاتم کہلاتا ہے۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں کہ

لا شک ان محمداً خیر الوریٰ ۔ ریق الکرام ونخبۃ الاعیان
تمت علیہ صفات کل مزیۃ ۔ ختمت بہ نعماء کل زمان
ھو خیر کل مقرب متقدم ۔ والفضل بالخیرات لا بزمان
یا رب صل علی نبیک دائماً ۔ فی ھذہ الدنیا وبعث ثان

یعنی بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر مخلوقات اور صاحب کرم علماء اور شرفاء گروہ کی روح یعنی مخلوقات میں سے جو بہترین ہیں جو صاحب کرم اور صاحب علم اشراف ہیں اُن کی روح ہیں اور ان کی نوعیت اور چیدہ اعیان ہیں۔ ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپ میں علی الوجہ الاتم موجود ہیں۔ ہر زمانہ کی نعمت آپ کی ذات پر ختم ہے یعنی زمانہ کو بھی گھیر لیا ہے خاتمیت نے پہلے اور بعد کا فرق مٹا دیا ہے۔ ماضی اور مستقبل میں کوئی حد فاصل نہ رہنے دی یہ ہے خاتمیت۔ آپ ہر پہلے مقرب سے افضل ہیں اور

فضیلت کا راستہ خیر پر موقوف ہے نہ کہ زمانے پر

اے میرے رب! اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیج اس دنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی۔

پھر حضور فرماتے ہیں :-

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام
مہتر و خیر الرسل ، خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصلِ دلدار ازل بے او محال
ہم چنیں عشقم بروئے مصطفےٰ
دل پرد چوں مرغ سوئے مصطفےٰ

(ترجمہ) وہ رسول جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اُس کا مقدس دامن ہر وقت میرے ہاتھ میں ہے۔ وہی خیر الرسل اور خیر الانام ہے اور ہر قسم کی نبوت کی تکمیل اس پر ہو گئی جو بھی پانی ہے وہ ہم اُسی سے لیکر پیتے ہیں جو بھی سیراب ہے وہ اُسی سے سیراب ہوا ہے۔ ہم ہر روشنی اور ہر کمال اُسی سے حاصل کرتے ہیں۔ محبوب ازلی کا وصل بغیر اس کے ناممکن ہے ایسا عشق مجھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات سے ہے۔ میرا دل تو ایک پرندے کی طرح مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف ہر آن اُڑے چلا جاتا ہے۔

اس میں

ایک نیا پہلو خاتمیت کا

یہ بیان فرمایا گیا کہ خاتمیت اپنی ذات تک کمالات کو سمیٹنے تک محدود نہیں ہے بلکہ اس فیض کو آگے جاری کرنے والی بھی ہے ایسی خاتمیت نہیں جو سمیٹ کر بیٹھ رہے اور پھر اس فیضان کو آگے جاری نہ کرے بلکہ اس فیضان کو تمام سے جاری کرتی ہے کہ ہر غلام صاحب کمال بنتا چلا جاتا ہے۔ اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں ؂

ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

یہ چند نمونے ہیں جو میں نے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں متفرق پہلوؤں سے لیکن اتنا عظیم خزانہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات خاتمیت کے موضوع پر کہ بالکل بجا فرمایا کہ اس کا سواں حصہ بھی ان مخالفین کو سمجھ جو فہم اور ادراک نصیب نہیں تصوری ان کا وہاں تک پہنچ نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو عرفان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا حاصل ہوا۔ اس کے قدموں کی خاک تک بھی اُن کا تصور نہیں پہنچ سکتا کوئی صاحب انصاف صاحب دل انسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا پورا مطالعہ کرے تو وہ خود اس نتیجے تک پہنچے گا اور

پرانے بزرگ

بھی جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا الگ الگ وہ باتیں کہتے رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساری جمع کر لیں۔ یعنی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام انبیاء کے خاتم تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے تمام عشاق کے خاتم تھے، ایک پہلو بھی ایسا نہیں جو غیروں نے بیان کیا ہو اور آپ نے اپنی ذات میں سمیٹ نہ لیا ہو اور ایک پہلو بھی ایسا نہیں جو غیروں نے بیان کیا ہو اور اُن سے بڑھ کر شان اور درجہ کمال کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان نہ فرمایا ہو۔

حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد الحسن الحکیم الترمذی متوفی ۳۰۸ ہجری فرماتے ہیں :-

"ومعناہ عندنا ان النبوۃ تمت باجمعھا لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فجعل قلبہ لکمال النبوۃ وعاءً علیھا ثم ختم"

(کتاب ختم الاولیاء صفحہ ۳۴۱)

(ترجمہ) ہمارے نزدیک خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ نبوت اپنے جملہ کمالات اور پوری شان کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جمع ہو گئی۔

تو خدا تعالیٰ نے آپ کے قلب مبارک کو کمالِ نبوت کے جمع کرنے کے لئے بطور برتن قرار دیا ہے اور اس پر مہر لگا دی گئی۔

اب یہ دیکھیں کہ فرق۔ چونکہ لفظ مہر آ گیا تھا اس لئے سارے کمالات جمع کر کے اس پر مہر لگا دی ہیں ایک بند کرنے کا مفہوم بھی داخل ہو گیا حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جامعیت کی حد تک تو درست ہے۔ مگر فیض کو اپنے حد تک رکھنے میں یہ بات درست نہیں ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم فیوض کے جامع تو ہیں مگر اپنے تک روک رکھنے والے نہیں ہیں چنانچہ اس سلسلے میں دونی فقرات کے مضمون پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

حضرت امام فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ ہجری فرماتے ہیں:۔

فالعقل خاتم الکل والخاتم یجب ان یکون افضل الا تری ان رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم لما کان خاتم النبیین کان افضل الانبیاء۔

(تفسیر کبیر رازی جلد ۲ صفحہ ۳۱)

کہ عقل تمام کی خاتم ہے اور خاتم کے لئے واجب ہے کہ وہ افضل ہو دیکھو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوئے تو سب نبیوں سے افضل قرار پائے۔

پھر وہ منکر ہیں کہ وہ شخص نبی ہیں

ہر گزین اسلام

کے ظہور پر تسلیم کیا ہے۔ یعنی ابن خلدون حضرت علامہ عبد الرحمٰن بن خلدون المغربی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی وفات ۸۰۸ ہجری میں ہوئی وہ فرماتے ہیں:۔

ویتفاوتون الولایۃ فی تفاوت مراتبھا بالنبوۃ ویجعلون صاحب الکمال فیھا خاتم الاولیاء ای حائزاً للمرتبۃ التی ھی خاتمۃ الولایۃ کما کان خاتم الانبیاء حائزاً للمرتبۃ التی ھی خاتمۃ النبوۃ

(مقدمہ ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۲۷۱)

(ترجمہ) ولایت کو اپنے تفاوت مراتب میں نبوت کا مثیل قرار دیتے ہیں (یعنی لوگ دیتے ہیں یہ بیان فرما رہے ہیں ابن خلدون) اور اس میں کامل ولی کو خاتم الاولیاء ٹھہراتے ہیں۔ (اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ ابن خلدون کے نزدیک خاتمیت کے کیا معنے ہیں) یعنی اسی مرتبہ کو پانے والا جو ولایت کا خاتمہ ہے جس طرح حضرت خاتم الانبیاء اس مرتبہ کمال کے پانے والے تھے جو نبوت کا خاتمہ ہے مگر زمانی لحاظ سے نہیں بلکہ مرتبے اور مقام کے لحاظ سے ورنہ تو ولایت کو بھی چھٹی دینی پڑے گی۔ ہمیشہ کے لئے اُمت کو نعوذ باللہ من ذالک ولایت سے محروم ہو جانا پڑے گا)

حضرت سید عبد القادر جیلانی کے مرشد طریقت اور پیر خرقہ سلطان الاولیاء حضرت حضرت ابو سعید مبارک المخزومی (وفات ۵۱۳ ھ) یہ اقتباسات سارے کتاب میں چونکہ چھپ گیا ہیں سمجھانے کے لئے پڑھ رہا ہوں۔

والآخرۃ منھا ای الانسان اذا عرج ظھر فیہ جمیع مراتب المذکورۃ مع سعتھا ویقال لہ الانسان الکامل وعروج والانبیاء علی وجہ الاکمل کان فی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ولھذا کان صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین

(ترجمہ) کائنات میں آخری مرتبہ انسان کا ہے جب وہ عروج پاتا ہے تو اُس میں تمام مراتب مذکورہ اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں اور انہیں کو انسانِ کامل کہا جاتا ہے اور عروج کمالات اور سب مراتب کا بطریق کامل اور بر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے ہیں۔

یہ حوالے تھے جن میں مضامین ہیں لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا ان کے تمام پہلو اس میں داخل نہیں ہیں جو بیانات پڑھے گئے ہیں۔

حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ وفات ۶۷۲ ہجری فرماتے ہیں:

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
تو نہ گوئی ختم صنعت بر تو است

کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے خاتم ہیں کہ سخاوت میں فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا ہے نہ ہو گا (یہاں وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام والا مضمون بیان ہو رہا ہے کہ آگے جود و عطا کو جاری کرنے والے بھی ہیں) کہتے ہیں اس لئے خاتم ہیں کہ فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا ہے نہ ہو گا جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچتا ہے تو اے مخاطب! کیا تو نہیں کہتا کہ تجھ پر کاریگری ختم ہے۔

اور مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی جو اس فرقہ دیوبند کے بانی ہیں جس نے آج کل خاتم النبیین کے مفہوم کو بگاڑنے کی قسم کھا رکھی ہے وہ لکھتے ہیں

"انبیاء بوجود احکام رسالت محل گردنر و خیرے تو سب خود عہدہ ہیں اس لئے ان کا حکم بھی نافذ ہوتا ہے۔ چنانچہ جیسے عہدہ والے ماتحت میں سب سے اوپر عہدہ گورنری یا وزارت ہے اور سوائے اس کے اور سب عہدے اس کے ماتحت ہوتے ہیں اوروں کے احکام کو وہ توڑ سکتا ہے۔ اس کے احکام کو اور کوئی نہیں توڑ سکتا اور وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ اس پر مراتب عہدہ جات ختم ہو جاتے ہیں ایسے ہی خاتم مراتب نبوت کے اوپر اور کوئی عہدہ یا مرتبہ ہی نہیں جو ہوتا ہے اس کے ماتحت ہوتا ہے" (یہ بھی ہے معنوی کمال اور معنوی اختتام نہ کہ زمانی)

اس کے علاوہ مختلف علماء نے خاتمیت کے معنوں میں

زینت اور انگوٹھی کا معنی

بھی بیان کیا ہے اور فیض رسانی ان معنوں میں کہ مہر تصدیق ہوتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم دیگر فضیلتوں کے مصدق ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گزشتہ انبیاء پر احسان کے رنگ میں پیش فرماتے ہیں اور جیسا میں نے بیان کیا ہے خاتمیت زمانے سے تعلق نہیں رکھتی۔ یہ زمانے کی حدود سے بالا ہے اور مکان سے بھی تعلق نہیں رکھتی یہ عالمی حیثیت رکھتی ہے اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کو سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہیں۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اس اُمت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہو گا اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمتی ہونا لازمی ہے"۔

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے۔ یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے"۔

درمجموعہ ہر جو دوسری باتیں درج کی گئی ہیں وہ غالباً درہ کی گئی ہے اُس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بیان فرماتے ہیں کہ گزشتہ تمام انبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مہرِ ختم نبوت یعنی ختم نبوت کے ممنونِ احسان ہیں اور اسی مہر کی وجہ سے اُن کی سچائی ثابت ہوئی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تمام انبیاء کی تصدیق نہ کی ہوتی تو ہم ہرگز اُن کی صداقت کے ماننے والے نہ ہوتے یہ بالخصوص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی کا فیض ہے کہ آپؐ نے گزشتہ تمام انبیاء ہی کو نہیں بلکہ ہر جگہ دنیا میں ہر مقام پر پیدا ہونے والے نبیوں کو سچا قرار دے کر ان پر احسانِ عظیم فرمایا گویا کہ آپ کی خاتمیت

خاتمیت کا فیض

زمانی لحاظ سے آگے بھی جاری ہے۔ پیچھے کی طرف بھی جاری ہے اور مکانی لحاظ سے اس کی کوئی حد نہیں۔

اب سنئے ایک حوالہ اس ضمن میں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتمیت کے حنفی، دیوبندی، بریلوی غرض ہر فرقہ کے اہلِ سنت والجماعت کے مسلمہ بزرگ قطب الاقطاب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی (وفات ۱۰۳۴ ہجری) کے نزدیک کیا معنی تھے فرماتے ہیں :-

"خاتم الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ کے متبعین کا آپ کی پیروی اور وراثت کے طور پر کمالات نبوت کا حاصل کرنا آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں لہٰذا اے مخاطب ! تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو"

تو کہاں گیا وہ دعویٰ کہ تمام گزشتہ بزرگ اس بات پر متفق تھے کوئی استثناء نہیں کہ خاتمیت کے معنی سوائے اس کے اور ہیں ہی کوئی نہیں کہ زمانے کے لحاظ سے آخری نبی آگیا اور اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکے گا اور اپنے مسلمہ بزرگ جو بہت عظیم مرتبہ رکھتے ہیں ہندو پاک کے مسلمانوں میں بہت کم دوسروں کو اتنا مرتبہ حاصل ہوا ہے۔ مجدد الف ثانی جیسا مقام اور مرتبہ اور وہ کہتے ہیں

"آپ کے متبعین کا آپ کی پیروی اور وراثت کے طور پر کمالاتِ نبوت کا حاصل کرنا آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں۔ لہٰذا اے مخاطب تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو"

اور اب حضرت امام جعفر صادق صاحب کا ایک قول سنئے (رحمۃ اللہ علیہ) اور امام جعفر صادق شیعہ مسلک کے چھٹے امام ہیں۔ مگر سنیوں سے بھی ایک گہرا رابطہ رکھتے ہیں کیونکہ حضرت امام ابو حنیفہؒ بھی آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا کرتے تھے شاگرد تھے اس لئے سنگم ہیں یہ سنی اور شیعہ حضرات کے آپ لکھتے ہیں :-

عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عزّ وجلّ فقد اٰتینا اٰل ابراھیم الکتٰب والحکمۃ واٰتینٰھم ملکاً عظیماً۔ جعل منھم الرسل والانبیاء والائمۃ فکیف یقرون فی اٰل ابراھیم (علیہ السلام) وینکرونہ فی اٰل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(الصافی شرح فی اصول الکافی جلد سوم ۱۱۹)

(ترجمہ) ارشاد فقد اٰتینا اٰل ابراھیم الکتاب کی تفسیر میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آلِ ابراہیم میں رسول انبیاء اور امام بنائے، لیکن تعجب والی بات ہے کہ لوگ نبوت اور امامت کی نعمت کا وجود آلِ ابراہیم میں تو تسلیم کرتے ہیں لیکن آلِ محمد میں اس کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔

پھر سنئے مولانا رومؒ کا ایک شعر جن کے متعلق تاج الاولیاء لکھا جاتا ہے فرماتے ہیں کہ

فکر کن در راہ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر اُمّتے

اس کو ہندوستان میں تو "خدمتے" اور "اُمّتے" پڑھا جاتا ہے اس لئے اپنی طرف سے جو ہندوستانی تلفظ کے عادی ہیں مجھ سے ناراض بھی ہو جاتے ہیں کہ تم نے کیوں بگاڑ دیا فارسی کا لفظ۔ مگر اہل ایران اس کو اسی طرح پڑھتے ہیں جیسے میں نے پڑھا ہے رہا تو تلفظ نہیں مگر ملتا جلتا ضرور ہے ؎

فکر کن در راہ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر اُمّتے

کہ نیکی کی راہ میں خدمت کی ایسی تدبیر کر کہ تجھے اُمّت کے اندر نبوت مل جائے۔ ان سارے علماء بزرگ کے احمدیت کے دشمن علماء کیا فتوے لگائیں گے کس طرح نظر انداز کر دیں گے ان تمام تحریرات کو۔ اوّل تو وہ جھوٹ کہاں گیا کہ گویا ساری اُمّت کے بزرگ علماء شروع سے متفق چلے آئے ہیں کہ خاتمیت کے معنی آخریت کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں یعنی زمانے کے لحاظ سے آخریت اور یہاں جب ہم بڑے بڑے بزرگوں اور بڑے بڑے اولیاء اور اقطاب کی تحریروں پر غور کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے اس کے بالکل برعکس بالکل اُلٹ معنی کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا اتنا بڑا محکمہ جو حکومت پاکستان نے تحقیق کا لگایا تھا وہ کلیتہً جہلاء پر مشتمل تھا اُن کو پتہ ہی نہیں تھا کہ یہ تحریریں موجود بھی ہیں کہ نہیں

لازماً تلبیس سے کام لیا گیا ہے

عملاً جھوٹا بولا گیا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کن معنوں میں نبوت کے اُمّت محمدیہ میں جاری ہونے کو تسلیم کرتے ہیں وہ سنئے فرماتے ہیں :-

"کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۱۳۸)

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلعم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے اگر میں آنحضرت صلعم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔ پس اس بنا پر میں اُمّتی بھی ہوں اور نبی بھی"۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں :-

"اے نادانو اور اے آنکھوں کے اندھو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سید و مولیٰ اس پر ہزار سلام اپنے افاضہ کی رو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گزشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آکر ختم ہو گیا اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مُردے ہیں کوئی ان میں زندگی نہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیض قیامت تک جاری ہے۔ اس کے باوجود آپؐ کے اس افاضہ کے اس اُمّت کے لئے ضروری نہیں کہ کوئی مسیح باہر سے آوے بلکہ آپؐ کے سایہ میں پرورش پانا ایک ادنیٰ انسان کو مسیح بنا سکتا ہے۔ جیسا کہ اُس نے اس عاجز کو بنایا ہے"۔

اب سنئے ایک ایسے بزرگ کا اقتباس جس کے متعلق واضح پیر یعنی قریباً ایسی کتاب ہے کہ وہ مسلمانوں کے مسلمہ مفکرین میں سے ہیں یعنی امام الہند محدث مجدد صدی دوازدہم متکلم صوفی مصنف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی آپ الخیر الکثیر ص۱۱۱ پر فرماتے ہیں :-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو مستقل طور پر بلا واسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے والا ہو"۔

بعینہٖ وہی بات ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی اور اس عبارت میں حضرت مسیح کے آنے کے ہر امکان کو بھی رد کر دیا گیا ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو بلا واسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یافتہ نہ ہو اور حضرت مسیح تو سب کو مسلم ہے

کہ بلا واسطہ فیض یاب ہوئے نہ ہو سکتے ہیں بلکہ بعض علماء نے تو لکھا ہے کہ اس مسئلے کے حل کے طور پر کہ جب مسیح آئیں گے تو انہوں نے تو تورات پڑھی ہوگی قرآن تو پڑھا ہی نہیں ہوگا اور حدیثیں نہیں پڑھی ہوں گی کیا وہ دنیا میں سے کسی کو استاد بنائیں گے کیا کسی مولوی کے سامنے بیٹھیں گے کہ مجھے قرآن اور حدیث تو پڑھا دو میں نے آگے نبوت کیا کرنی ہے۔ کہتے ہیں نہیں خدا تعالیٰ براہ راست کلام الٰہی دوبارہ نازل فرمائے گا۔ قرآن مجید آپ پر دوبارہ اسی طرح اترے گا جیسے گویا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اور ساتھ حدیثیں بھی الہام ہوں گی۔ بلاواسطہ پھر کیسے فیضیاب ہو گئے۔ یہ تو ایک آزاد نبی ہے جس کا امت سے کوئی تعلق نہیں تھا پہلے زمانہ میں کسی اور سے فیض پا کر دو ہزار سال بیٹھا رہا تربیتاً اور آخر تو خدا سے براہ راست فیض یاب ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خاتم النبیین کے ایک معنی

یہ کرتے ہیں کہ اس کا معنی ہے کہ نئی شریعت لانے والا کوئی نہیں آسکتا کیونکہ خاتمیت میں تمام خوبیوں تمام کمالات کو جمع کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اگر کوئی تعلیم درجہ کمال تک پہنچ چکی ہو اور کوئی ایک بھی خوبی باقی نہ رہی ہو جو اس تعلیم میں سمو نہ دی گئی ہو۔ اسی تعلیم نے اس کا احاطہ نہ کر لیا ہو۔ پھر دوبارہ کسی شریعت کے آنے کا سوال صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اگر اس شریعت کو مسخ کر دیا گیا ہو۔ اس میں تبدیلی پیدا کر دی گئی ہو اگر قرآن کریم کے ساتھ حفاظت کا بھی وعدہ ہے تو ان دو باتوں کا طبعی منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ شریعت آخری ہے کیونکہ خاتمیت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب نے تمام خوبیوں کا احاطہ کر لیا اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا کہ آپ کا دور آپ کا دائرہ حکم قیامت تک جاری ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میں اور قیامت دو انگلیوں کی طرح اس طرح آپس میں ملے ہوئے ہیں یعنی میرے اور قیامت کے درمیان کوئی میرے حکم کو منسوخ کرنے والا نہیں یا میری شریعت میں دخل دینے والا نہیں ہے اور قیامت کے بعد تو پھر سوال ہی نہیں رہتا۔ یہ وہ معنی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور جو ان کو سب سے زیادہ تکلیف دے رہے ہیں اور بار بار اسی پر اعتراض کیا جا رہا ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ ایک طرف سے اعلان کر دیتے ہیں کہ ہم خاتمیت کے قائل ہیں اور یہی کہا کرتے ہیں کہ ہم آیت خاتم النبیین پر ایمان لاتے ہیں اور دوسری طرف ایک امتی نبی کا دروازہ کھول دیتے ہیں اور کہتے ہیں شریعت کے لحاظ سے آخری ہیں جہاں تک شریعت کے سوا نبوت کا تعلق ہے اس لحاظ سے آخری نہیں ہیں۔ اس حد تک یہ الزام ان معنوں میں تو درست ہے کہ جماعت احمدیہ کا یہی عقیدہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ ان ہی کے فیض اور ان ہی کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ امتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی۔"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔"

یہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کی تشریح ہے جس کے اوپر تبر چلایا جا رہا ہے

سب سے زیادہ اعتراض کا محل

یہ ہے وہ حصہ خاتمیت کی تشریح کا جو کہتے ہیں کہ نہ پہلے کبھی امت محمدیہ نے برداشت کیا نہ آج کر رہی ہے نہ آئندہ کبھی کرے گی اور مسلمہ طور پر تمام امت کے بزرگ اس بات کے خلاف لکھتے رہے ہیں اور یہ کہتے رہے ہیں کہ شریعت کے لحاظ سے بھی آپ آخری ہر لحاظ سے، زمانی لحاظ سے آپ آخری اور آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا یہ تو وہ کہتے ہیں اور امت کے بزرگ کیا کہتے ہیں وہ سنئے

نامور صوفی حضرت ابو عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی ۳۰۸ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی آپ فرماتے ہیں:-

"یظن ان خاتم النبیین تاویلہ انہ آخرھم مبعثاً فای منقبۃ فی ھذا۔ ھذا تاویل البلہاء الجہلاء"

یہ اقتباس لیا گیا ہے کتاب خاتم الاولیاء صفحہ ۳۴۱ سے

اب ترجمہ سنئے ذرا غور سے کہتے ہیں:-

یہ جو گمان کیا جاتا ہے کہ خاتم النبیین کی تاویل یہ ہے کہ آپ مبعوث ہونے کے اعتبار سے آخری نبی ہیں بھلا اس میں آپ کی فضیلت اور شان کیا اور اس میں کون سی علمی بات ہے یہ تو احمقوں اور جاہلوں کی تاویل ہے۔

اور بعینہٖ یہی تاویل ہے جو حکومت پاکستان سب دنیا کے مسلمانوں پر ٹھونسنے کی کوشش کر رہی ہے جب ہم ان سے کہتے ہیں کہ ایک طرف تم کہتے ہو کہ ہر قسم کے ہی بند کسی قسم کا نبی آ ہی نہیں سکتا۔ تو یہ حضرت عیسیٰ کی کیا انتظار میں بیٹھے ہو پھر ان سے بھی چھٹی کرو، آرام سے بیٹھ جاؤ جب کوئی نہیں آنا تو پھر ساری راہیں بند ہو گئیں تو کہتے ہیں نہیں بالکل نہیں۔ بات یہ ہے کہ بعثت کے لحاظ سے آپ آخری ہیں اور آپ کی بعثت سے قبل جس کو نبوت عطا ہو گئی ہو وہ دوبارہ آجائے تو کوئی حرج نہیں یہی ہے ان کی دلیل اور کہتے ہیں باقی گزشتہ بزرگ امت کے یہی مانتے تھے بالکل جھوٹ کہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں یہ تو

بے وقوفوں اور جاہلوں کی تاویل

ہے اس میں کوئی بھی عظمت شان نہیں ہے آنحضور کے لئے۔

پھر ایک اور سنئے حضرت پیر طریقت الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربی (متوفی ۶۳۸ ہجری) آپ فرماتے ہیں:-

"فالنبوۃ ساریۃ الی یوم القیامۃ فی الخلق وان کان التشریع قد انقطع فالتشریع جزء من اجزاء النبوۃ" (فتوحات مکیہ جلد دوم صفحہ ۱۰۰ باب ۷۳)

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ نبوت مخلوق میں قیامت کے دن تک جاری ہے گو تشریعی نبوت منقطع ہو گئی ہے پس شریعت نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ اب چلائیں نہ کفر کا تبر یہاں بھی تکفیر کا تبر!

اور حضرت محی الدین ابن عربی پھر فرماتے ہیں:-

"ان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخاً لشرعہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یزید فی شرعہ حکماً آخر وھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی ولا رسول ای لا رسول بعدی الی احد من خلق اللہ بشرع یدعوھم الیہ فھذا ھو الذی انقطع وسد بابہ لا مقام النبوۃ۔"
(فتوحات مکیہ جلد دوم صفحہ ۷۳)

اس قدر وضاحت کے ساتھ ابن عربی نے روشنی ڈالی ہے اس مسئلے پر کہ تعجب ہے کہ اس کے باوجود یہ اس سے آنکھیں بند کیسے کر سکتے

ہیں۔ اسی لئے میں بار بار یہ کہتا ہوں کہ یہ

تقویٰ کے خلاف باتیں

کر رہے ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا اُن کے علم میں یہ اقتباسات نہ ہوں۔ جماعت کئی بار پیش کر چکی ہے اور خود بھی ظاہری طور پر تو علم رکھنے والے لوگ ہیں ترجمہ یہ ہے کہ

"وہ نبوت جو آنحضرت صلعم کے وجود پر ختم ہوئی وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ پس آنحضرت صلعم کی شریعت کو منسوخ کرنے والی کوئی شریعت نہیں آسکتی اور نہ اس میں کوئی حکم بڑھا سکتی ہے اور یہی معنی ہیں آنحضرت صلعم کے اس قول کے کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی اور لا رسول بعدی و لا نبی یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر ہو۔ ہاں اس صورت میں نبی آسکتا ہے کہ میری شریعت کے ماتحت آئے اور میرے بعد کوئی رسول نہیں یعنی میرے بعد دنیا کے کسی انسان کی طرف کوئی ایسا رسول نہیں آسکتا جو شریعت لے کر آوے اور لوگوں کو اپنی شریعت کی طرف بلانے والا ہو پس یہ وہ قسم نبوت ہے جو بند ہوئی اور اس کا دروازہ بند کر دیا گیا ورنہ مقام نبوت بند نہیں ہے۔"

حضرت شیخ بالی آفندی فرماتے ہیں:-

خاتم الرسل هو الذی لا یوجد بعده نبی مشرع

(شرح فصوص الحکم)

خاتم الرسل وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت جدیدہ پیدا نہیں ہوگا۔ (کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا بلکہ نبی صاحب شریعت جدیدہ پیدا نہیں ہوگا)

اور حضرت امام عبدالوہاب شعرانی کی ایک تحریر سنیئے۔ یہ معروف مشہور صوفی بزرگ ہیں جن کی کتاب الیواقیت والجواہر کو ایک خاص مستند مقام حاصل ہے۔ اس کی جلد ۲ صفحہ ۳۵ پر فرماتے ہیں:-

"جان لو کہ مطلق نبوت نہیں اٹھی صرف تشریعی نبوت منقطع ہوئی ہے"

اور حضرت سید عبدالکریم جیلانی رح فرماتے ہیں:-

فانقطع حکم نبوة التشریع بعده وکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین لانه جاء بالکمال ولم یجیء احد بذلک

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت تشریعی کا انقطاع ہو گیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قرار پائے کیونکہ آپ ایسی کامل شریعت لے آئے جو اور کوئی نبی نہیں لایا۔

حضرت شیخ عبدالقادر کردستانی فرماتے ہیں:-

ان معنی کونه خاتم النبیین هو انه لا یبعث بعده نبی آخر بشریعة اخری

کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا ایسا نبی مبعوث نہیں کیا جائے گا جو کسی اور شریعت پر ہو۔

اس کے دونوں معنی ہیں کسی اور شریعت پر ہو یا کوئی اور شریعت لائے اور ایک معنی کے لحاظ سے تو پھر

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کا راستہ بھی ختم

ہو جاتا ہے کیونکہ وہ قرآن کے مطابق رسولاً الی بنی اسرائیل تھے موسوی شریعت پر آئے تھے۔

مجدد صدی دوازدہم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا حوالہ سنیئے

"ختم النبیون ای لا یوجد من یامره اللہ سبحانه بالتشریع علی الناس"

اور وہ یہی منکرین اسلام ہیں جن کو مثنیہ قرطاس ابیض اسلام کے چوٹی کے مفکرین میں تسلیم کرتا ہے اور بطور مستند پیش کرتا ہے۔ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اب کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شریعت دے کر مامور فرمائے یعنی شریعت جدیدہ لانے والا کوئی نبی نہیں ہوگا

اور مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کہتے ہیں

"عوام کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں (جسے یہ علماء کا خیال قرار دے رہے ہیں۔ دیوبند کے بانی کہتے ہیں عوام کے خیال میں ایسا ہے۔ علماء کے خیال میں نہیں اور پھر علماء) اور اہل فہم کا کیا خیال ہے سنیئے کہتے ہیں "مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔" (تحذیر الناس ص۳)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کئے بغیر یہ معنے نہیں لئے جا سکتے۔ اگر یہ کہو کہ یہ آیت مدح کے طور پر تعریف کے طور پر نہیں آئی تھی۔ بلکہ کسی مذمت کے طور پر آئی تھی، نعوذ باللہ من ذالک۔ تب تم یہ معنے لینا چاہو کرو۔

"مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہیں ہوگی۔"

اب اہل اسلام کون رہا؟ ہم یا آپ؟ جو ان کو مانتے ہو ماشاء اللہ بڑے عالم بزرگ ہیں جو آپ کی ساری دیوبند مکتب فکر کے بانی ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جو یہ کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم زمانی لحاظ سے آخری ہیں وہ اہل اسلام میں شمار نہیں ہو سکتا کجا یہ کہ اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے۔

اور اب سنیئے

بریلوی عقیدہ کے ایک بزرگ

(یعنی بریلوی کہتے یا اہل سنت کہنا چاہیئے جو اہل دیوبند کے علاوہ ایک مخالف گروہ ہے) ان کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں کیونکہ بریلوی فرقے والے اور دوسرے اہل سنت جو دیوبندیوں کو تسلیم نہیں کرتے وہ ان پر ہمیشہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی دراصل۔ دیوبند کی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی ہے اور ان کے بانی نے وہ رستے کھولے جن رستوں سے پھر مرزا صاحب داخل ہوئے اور نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے ان کے نزدیک نعوذ باللہ اور اب ان کے بزرگ کی تشریح سن لیجئے۔

مولانا ابوالحسنات عبدالحی صاحب لکھنوی فرنگی محلی اپنی کتاب "دافع الوسواس" کے صفحہ ۱۶ پر اپنا مذہب ختم نبوت کے بارے میں یوں پیش کرتے ہیں۔

"بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔"

اور فرماتے ہیں کہ:-

"یہ میرا عقیدہ نہیں علماء اہل سنت بھی تصریح کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:-

"علماء اہل سنت بھی اس کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپ کی عام ہے اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہوگا وہ متبع شریعت محمدیہ ہوگا۔"

یہ جو "وائٹ پیپر" ہیں جیسے مثنیہ وائٹ پیپر کہا کرتا ہوں میں جو دعوے کئے گئے ہیں ...... جو میں نے اس سے پہلے اقتباسات سنائے تھے آخر یہ وہ کہتے ہیں کہ:-

"تمام تر اسلامی تاریخ کے دوران ختم نبوت کا یہ تصور (یعنی زمانے کے لحاظ سے آخری اور یہی تصور گویا کہ) اسلام کے اساسی اصولوں میں

شامل رہا ہے اور مسلمانوں کے اندازِ نظر، رویے اور احساسات پر اس تصور کی چھاپ بہت گہری رہی ہے۔
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جہاں تک

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے

وہاں تو اس تصور کی چھاپ کا کہیں کوئی نشان بھی نہیں ملتا۔ مسلّمہ بزرگ چوٹی کے بزرگ، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، اولیاء میں بھی بڑا مقام پانے والے اقطاب کہلانے والے مسلّمہ مجدد ان پر تو اس چھاپ کا کوئی اثر نہیں نظر آتا۔ اس لئے یہ چھاپ انہوں نے کہاں سے لی ہے اس کی ہمیں تلاش تھی لازماً یہ چھاپ کہیں ہے تو سہی جہاں سے انہوں نے اخذ کی ہے امت محمدیہ کے بزرگوں سے یہ چھاپ نہیں لی گئی پھر کہیں اور سے لی گئی ہوگی قرآن کریم نے اس کی نشاندہی کر دی ہے۔ یہ چھاپ لی کہاں سے گئی ہے کہ زمانے کے لحاظ سے آخری نبی ہوا کرتا ہے سنیئے قرآن کریم کیا فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهٖ حَتّٰى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا۔ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (المومن ۲۵ : ۳۶)

(ترجمہ) اور یوسف اس سے پہلے دلائل کے ساتھ تمہارے پاس آ چکا ہے۔ مگر تم جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا تھا اس کے بارہ میں شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گیا تم نے مایوسی سے کہنا شروع کیا کہ اللہ اس کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا۔ حضرت یوسف کے زمانے کی چھاپ ہے جو اس زمانے سے چلا آرہا ہے یہ عقیدہ جس کو قرآن رد فرماتا ہے۔ آگے چھاپ کا ذکر فرمائے گا قرآن کریم یہی لفظ استعمال کرتا ہے کہتا ہے جو لوگ اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس اللہ کی طرف سے آئی ہو بحثیں کرتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک بہت برا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالے ہر متکبر انسان کے پورے دل پر چھاپ لگا دیتا ہے۔

یہ ہے وہ چھاپ جو انہوں نے وہاں سے پکڑی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یوسف کے آنے سے پہلے بھی تم یہ کر چکے ہو۔ جب تک وہ زندہ رہا جب تک دلائل پیش کرتا رہا تم نے کوئی کوشش اور مخالفت میں چھوٹا عذر لگا دیا جب وہ وفات پا گیا اور اس کو رخصت ہوا تو تم نے یہ عقیدہ گھڑ لیا کہ اب تو خدا تعالیٰ کبھی کسی اور کو نہیں بھیجے گا۔ یعنی یوسف سے تو اس طرح پیچھا چھٹ گیا اور آئندہ کے لئے ہمیشہ کے لئے نبوت سے آزاد ہو گئے۔

یہی وہ عقیدہ ہے

جو قرآن کریم کے نزدیک حضرت یوسف کے زمانے سے چلا آرہا ہے اور کوئی نئی چیز ایسی نہیں ہے جسے نعوذ باللہ من ذالک امت محمدیہ میں ایجاد کیا گیا ہو۔ اب یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک مشکوک تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد گویا ایک نیا قانون جاری ہوا تو قرآن کریم چونکہ ہر خطرے ہر احتمال کو بند کر دیتا ہے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی اپنی عقل کی ایچ پیچ سے قرآن کریم کو شکست دے سکے۔

تو اب ایک اور آیت سنیئے جو اسلام کے ظاہر ہونے کے بعد نازل ہوئی۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت عطا ہونے کے بعد نازل ہوئی اور اس آیت میں اللہ تعالے فرماتا ہے سورہ جن سے [illegible] ہے۔

اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا (آیت: ۵)

جنہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور وہ واپس ہوئے تو آپس میں باتیں کرتے جاتے تھے کہ ہمارے بھی کیسے کیسے بے وقوف تھے کیسے کیسے کم عقل لوگ تھے یقول علی اللہ شططا۔ وہ بڑی بڑی باتیں کیا کرتے تھے خدا تعالے پر بغیر علم کے اور پھر وہ باتیں بیان کرتے ہیں کہ وہ باتیں کیا تھیں ان میں سے ایک بات یہ بیان کی

وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا (آیت: ۸)

کہ وہ پہلے بھی اسی قسم کی بیوقوفی کی باتوں میں مبتلا تھے جیسا کہ تم مبتلا ہو آجکل کہ اب خدا کبھی کسی کو نہیں بھیجے گا۔ اگر یہ تقدیر بدل چکی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تو پھر جنّوں کی کیا ضرورت تھی خدا تعالے کو۔ نبوت نازل ہونے کے بعد تو یہ واقعی دستور ہو چکا تھا کہ اب خدا کبھی کسی کو نہیں بھیجے گا۔ مگر اسے ایک بیوقوفی کی بات کے طور پر قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرماتا ہے
جہاں تک احادیث کا تعلق ہے

قرآن کریم کے حوالے دینے کی بجائے احادیث پر زور

دیا گیا ہے اور یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ بکثرت ایسی احادیث موجود ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانی لحاظ سے نبی ہونے کی قطعی وضاحت مع صراحت ملتی ہے اور ان احادیث کو پڑھنے کے بعد ہمارے سامنے یہ نقشہ اُبھرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد سوائے جھوٹے نبیوں کے سوائے دجالوں کے اور کوئی نہیں آسکتا اس اُمت میں سچے نبیوں کے راستے ہمیشہ کے لئے بند ہو گئے اور جھوٹے نبیوں کے راستے ہمیشہ کے لئے کھول دیئے گئے۔ یہ ہے خاتمیت کا وہ تصور جسے بڑے زور کے ساتھ بڑی شدت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعض احادیث کو نمایاں طور پر سامنے رکھا گیا ہے ایک حدیث ان میں سے یہ ہے۔

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین ولا نبی بعدی (ابوداؤد کتاب الفتن ملاحم)

(ترجمہ) حضرت ثوبان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون اس اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے کلھم یزعم انہ نبی ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا یا دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ انا خاتم النبیین حالانکہ میں نبیوں کا خاتم ہوں۔ ولا نبی بعدی اور میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔ یہ ترجمہ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد کہا جاتا ہے کہ اس حدیث کے ہوتے ہوئے پھر ممکن کیسے رہ جاتا ہے کہ کسی قسم کی تشریح کے ذریعہ تم کسی نبی کی آمد کا دروازہ کھولو۔ بالکل درست ہے سو فیصدی مجھے اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اگر ایک دروازہ بند کر رہے ہوں تو اس دروازے کو کھولنے کا کسی کو اختیار نہیں۔ آمنا وصدقنا۔ تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے میں اس بات کو تسلیم کرنے کا میں اعلان کرتا ہوں ایک ذرہ بھی ہمیں کسی کو شک نہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے ہاتھ سے جو دروازہ بند کر رہے ہوں کسی ماں نے وہ بیٹا نہیں جنا جو اس دروازے کو کھولے۔ لیکن کسی ماں نے وہ بیٹا بھی نہیں جنا جو اس دروازے کو بند کرے جو خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی اپنے ہاتھ سے کھول رہے ہوں۔ صرف یہ بحث ہے۔ یہ اختلاف ہی کوئی نہیں ہے کہ جہاں حضور اکرم نے بند کر دیا وہ بند ہی رہے گا لیکن جہاں حضور اکرم نے کھولا وہ بھی تو کھلا رہے گا

اختلاف کی نوعیت

شرف آتی ہے۔ چنانچہ اس حدیث کو سننے کے بعد آنے والے مسیح کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ان ارشادات کو سنیئے جو مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال و صفتہ و ما معہ سے لیا گیا ہے۔ چونکہ لمبی حدیث ہے اس لئے میں متعلقہ حصے اس حدیث کے ہی پڑھ کر سناتا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول یا مسیح ابن مریم کے نزول کا ذکر کر کے آنحضور فرماتے ہیں :-

ویحصر نبی اللّٰہ یعنی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ رضی اللہ عنھم اور عیسیٰ نبی اللہ گھیر لیا جائے گا اور اس کے صحابہ رضوان اللہ علیہم (اللہ کی ان پر بے شمار رحمتیں یا اللہ ان سے راضی ہو) پھر فرماتے ہیں۔ فیرغب نبی اللہ عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ رضی اللہ عنھم۔ کہ پھر وہ توجہ فرمائے گا کس طرف ؟ خدا تعالیٰ کی طرف (دعا) کی طرف اور اس کے ساتھی رضوان اللہ علیہم پھر فرماتے ہیں ثم یھبط نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ پھر فرماتے ہیں فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ رضی اللہ عنھم چار مرتبہ مسلم کی جو صحاح ستہ کی اہم ترین کتابوں میں سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آنے والے مسیح کو نبی اللہ فرماتے ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ وہ پرانا نبی تھا اور آئندہ کوئی صحابی پیدا نہیں ہو سکتا تو آپ کے ساتھیوں کو صحابہ کہا جا رہا ہے اور رضی اللہ عنھم کا خطاب دیا جا رہا ہے ساتھ بعد میں ہونے والا ایک اور واقعہ ہے جس کا ذکر فرماتے ہیں۔

پس ایک بات تو قطعی ہو گئی کہ جتنے چاہیں دجال اور کذاب اور لعنتی اور جھوٹے دنیا میں آجائیں۔ جتنی آئیں تا نیس اکٹھ آئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے آنے والے مسیح کو، آنے والے عیسیٰ کو جو "نبی اللہ" کا خطاب عطا فرمایا ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت چھین نہیں سکتی۔ کون ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دیئے ہوئے خطاب کو چھین لے۔

زار روس کے متعلق آتا ہے

کہ ایک دفعہ اس نے اپنے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ میں ایک بہت ضروری کام میں مصروف ہوں تم نے اس رستے پر کسی کو آگے نہیں دینا چنانچہ وہ سپاہی سینہ تان کر کھڑا ہو گیا کچھ دیر کے بعد ایک شہزادہ زار روس کا اپنا بیٹا، وہ باپ سے ملنے یا بادشاہ سے ملنے جا رہا تھا کہ سپاہی نے روک لیا کہ آپ آگے نہیں جا سکتے۔ کہنے لگا تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے ؟ اس نے کہا زار روس کا حکم ہے۔ اس نے کہا اچھا میں تمہیں ابھی بتاتا ہوں۔ اس نے اس کو سانٹے مارے۔ ذلیل و رسوا کیا جس حد تک زیادتی کر سکتا تھا کی اور پھر آگے بڑھنے لگا۔ اس زخمی حالت میں آگے کھڑا ہو گیا کہ مار تو آپ نے لیا مگر آپ آگے نہیں جا سکتے زار روس کا حکم ہے۔ اس پر اس کو طیش آیا، پھر اس نے مارا۔ پھر اس نے انکار کیا اور آگے نہیں جانے دیا۔ پھر اس نے مارا۔ پھر اس نے انکار کیا اور آگے نہیں جانے دیا۔ زار روس یہ سارا واقعہ دیکھ رہا تھا۔ چنانچہ وہ آگے آیا۔ اور اس نے شہزادے سے کہا کہ کیا بات ہے۔ یہ کیا جھگڑا ہو رہا ہے ؟ اس نے کہا کہ مجھے آگے نہیں جانے دیا۔ یہ کون ہوتا ہے ذلیل سپاہی جو میرا رستہ روکے ؟ زار روس نے کہا، کہا کیا تھا اس نے ؟ اس نے کہا کہ کہا تو یہی تھا کہ زار روس کا حکم ہے۔ تو پھر اگر یہ کہا تھا تو تم نے حکم عدولی کی ہے۔ اس نے کہا اے سپاہی یہ سانٹا اٹھاؤ اور اس میرے بیٹے کو مارو۔ شہزادہ بولا کہ بادشاہ! اس مملکت کا قانون ہے کہ کوئی عام سپاہی کسی افسر پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ چنانچہ زار روس نے کہا، اے کیپٹن فلاں! سانٹا اٹھاؤ اور میرے بیٹے کو مارو۔ اس شہزادے نے کہا کہ بادشاہ سلامت! ایک اور بھی قانون ہے کہ کیپٹن اپنے سے بڑے عہدے یعنی جرنیل کو نہیں مار سکتا۔ اس پر زار روس نے کہا کہ اے جرنیل فلاں! سانٹے کو اٹھاؤ اور میرے بیٹے کو مارو۔ شہزادے نے اس پر عرض کیا کہ ایک اور بھی قانون ہے اس مملکت کا اور وہ قانون یہ ہے کہ کوئی غیر شہزادہ کسی شہزادے کو نہیں مار سکتا۔ اس پر زار روس نے کہا اے شہزادے فلاں! سانٹے کو اٹھاؤ اور میرے بیٹے کو مارو۔ کیونکہ اس نے میری حکم عدولی کی ہے۔ اور آناً فاناً میں وہ شہزادہ بن گیا۔ کوئی نہیں تھا جو اس کی شہزادگی کو اس سے چھین سکتا۔

(مسلسل صفحہ پر)

خریداران بیرون سے گزارش

ہفت روزہ بدر" چونکہ "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کی ملکیت ہے اس لئے غیر ملکی زر مبادلہ سے متعلق نئے بنک قواعد کی روشنی میں بیرون ملک سے موصول ہونے والے چندہ داعانت اخبار بدر کی رقوم پر مشتمل تمام چیک، انٹرنیشنل منی آرڈر، بنک ڈرافٹ اور پوسٹل آرڈرز اصولی طور پر صرف "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے نام سے ہی جاری ہونے چاہئیں۔ امید ہے کہ غیر ملکی خریداران و معاونین بدر آئندہ اس نوع کی رقوم ارسال کرتے وقت اس امر کا بطور خاص خیال رکھیں گے۔ شکریہ

منیجر ہفت روزہ بدر قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر جوبلی فنڈ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ۔ بہار۔ یوپی۔ راجستھان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ جات اضافہ وعدہ جات اور جوبلی فنڈ سے متعلق مساعی کے لئے دورہ کر رہے ہیں جملہ عہدیداران مال جماعت و صدر صاحبان مبلغین و معلمین حضرات سے کامل تعاون کی درخواست ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	—	—	۱۵ ۷/۸۵	ننگل ٹمگہ	۱۳ ۸/۸۵	۱	۱۴ ۸/۸۵
جمشید پور	۱۶ ۷/۸۵	۲	۱۹	جے پور	۱۴	۱	۱۵
راؤرکیلا	۱۹	۱	۲۰	کشن گڑھ	۱۵	۱	۱۶
موسیٰ بنی مائنز	۲۰	۲	۲۲	ادے پور	۱۷	۱	۱۸
رانچی بسملیہ	۲۳	۱	۲۳	کامٹہ	۱۹	۱	۲۰
بھاگلپور ربہ پورہ	۲۳	۲	۲۵	جھولسی جرگاؤں	۲۱	۱	۲۲
خانپور ملکی	۲۵	۱	۲۶	راٹھ	۲۲	۱	۲۳
بلاری	۲۶	۱	۲۷	مسکرا، مودھا	۲۳	۲	۲۵
مونگھیر	۲۷	۱	۲۸	فتح پور، ابھوا دین نگر	۲۵	۲	۲۷
پاکوڑ	۲۸	۱	۲۹	فیض آباد، پورا سعد	۲۷	۱	۲۸
مظفر پور	۳۰	۱	۳۱	گونڈہ	۲۸	۱	۲۹
اردل	۳۱	۱	۱ ۸/۸۵	لکھنؤ	۲۹	۲	۳۱
پٹنہ	۲ ۸/۸۵	۱	۳	شاہجہانپور کیلیا	۱ ۹/۸۵	۲	۳
آرہ	۳	۱	۴	بریلی	۳	۱	۴
گیا	۴	۱	۵	امروہہ، سردار نگر	۴	۲	۶
بنارس	۵	۱	۶	دہلی	۶	۲	۸
کانپور	۷	۲	۹	میرٹھ	۸	۱	۹
مین پوری، بھرگاؤں	۹	۱	۱۰	انبیٹہ	۹	۱	۱۰
ساندھن	۱۰	۱	۱۱	قادیان	۱۱ ۹/۸۵	—	—
سانچ نگر	۱۱	۱	۱۲				

اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ

صبر خوشی کی کلید ہے

دُعَاءٌ اِلَی اللّٰہِ وَالدُّعَاءُ سَیْفٌ ذُو حَدَّیْنِ

خدا تعالیٰ کے حضور دعا۔ اور دعا دو دھاری تلوار ہے

محترم محمود الحاج احمد عبد القادر عودہ کی مندرجہ ذیل عربی نظم سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظوم کلام "دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو ...... الخ کے مضمون پر مشتمل ہے جو جلسہ سالانہ ربوہ کے دوسرے دن مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۳ء کو پڑھی گئی تھی۔ یہ عربی نظم محترم عودہ صاحب موصوف نے امسال جلسہ سالانہ لندن کے موقعہ پر جو اسلام آباد (لندن) میں ۷ اپریل کو بروز اتوار منعقد ہوا پڑھ کر سنائی۔ قارئین کرام کی ضیافت طبع کے لئے مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کے مخلصانہ تعاون سے اس نظم کو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

صَبْرًا رِفَاقِی سَاعَتَیْنِ وَبَعْدَهَا
دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو
سَتَزُوْلُ الظَّلَامُ وَتَذْهَبُ
آفتِ ظلمت وجور ٹل جائے گی

وَالظُّلْمُ وَالْجَوْرُ الَّذِی هُوَ وَاقِعٌ
جو ظلم اور جور مومنوں پر توڑا جا رہا ہے
بِالْمُؤْمِنِیْنَ سَیَنْجَلِیْ وَیَنْهَبُ
وہ عنقریب دور ہو کر کافور ہو جائے گا

فَدُعَاءُ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ یَتَضَرَّعُ
جو مومن بندہ اپنے مولیٰ کے حضور آہ و زاری
فِیْ حَضْرَةِ الْمَوْلٰی یُجَابُ وَیُوْهَبُ
سے دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی اور مراد پوری ہوتی ہے

اُدْعُوْا رَبِّیْ فَالدُّعَاءُ هُوَ الَّذِیْ
تم دعائیں کرو، یہ دعا ہی تو تھی جس نے نمرود کو
قَدْ حَطَّمَ النَّمْرُوْدَ وَهُوَ مُجَرَّبُ
ریزہ ریزہ کر دیا اور (دعا) ایک آزمودہ چیز ہے

مُقَدَّرٌ مُنْذُ الْاَزَلِ اَنَّ الَّذِیْ
ازل سے یہ تقدیر الٰہی ہے کہ جو شخص ظلم و سرکشی اختیار
یَبْغِیْ وَیَطْغٰی هَالِكٌ وَمُتَبَّبُ
کرتا ہے وہ آخرکار ہلاک و تباہ ہوتا ہے

فِیْ نَارِهٖ یُکْوٰی وَبَعْدَ هَلَاکِهٖ
وہ اپنی سرکشی ہی کی آگ سے داغا جاتا اور پھر جہنم کی
یُصْلٰی بِنَارِ جَهَنَّمَ وَیُعَذَّبُ
آگ میں جلتا اور عذاب دیا جاتا ہے۔

اِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الْعَصٰی
یہ دعا ہی تھی جس نے عصائے موسیٰ کو اژدہا بنا دیا
اَفْعٰی وَاَبْطَلَ سِحْرَ قَوْمٍ اَرْهَبُوْا
اور ساحروں کا سحر باطل کر دیا

سَتَنْظُرُوْنَ الْیَوْمَ مُعْجِزَةَ دُعٰی
ابھی تم عنقریب ایک مردِ حق کی دعا کا معجزہ
نَبِیْهَا نَذِیْرُ الْحَقِّ قَوْمًا کَذَّبُوْا
دیکھو گے جس نے جھٹلانے والے لوگوں کو پیغام حق دیا

اِجْتَاحَ سِحْرَ السَّاحِرِیْنَ دُعَاءُهٗ
اس کی دعا نے ساحروں کے سحر کو نہایت عمدہ
وَجَمِیْعَ مَا کَادُوْا بِکَیْدٍ اَنْسَبُ
تدبیر سے جڑ سے اکھیڑ دیا!

شُهَدَاءُ اُمَّتِنَا الَّذِیْنَ تَقَدَّمُوْا
... امت کے شہداء سابقین کا
بِدِمَائِهِمْ فِیْمَا مَضٰی لَمْ یَذْهَبُ
خون بے کار نہیں گیا!!

قَدْ رَوَّوْا بِدِمَائِهِمْ اَرْضَ الْهُدٰی
انہوں نے اپنے خونوں سے ارض ہدایت کو سینچا
وَجَنَوْا ثِمَارَ جِنَانِهَا وَتَطَیَّبُوْا
اور اس باغ کے پھل پا کر خوشحال بن گئے۔

شُهَدَاءُ ثَانِیْ یَوْمِنَا هٰذَا لَهُمْ
ہمارے آج کے شہداء کی مثال بھی انہی شہداء جیسی ہے
مِثْلُ الَّذِیْ نَالَ الْاُوْلٰی وَتَقَرَّبُوْا
جنہوں نے نعمت پائی اور خدا کے مقرب ہوئے

یَا قَوْمَنَا لَا تَظْلِمُوْنَا نَخْوَةً
اے ہماری قوم! ہم پر تکبر سے ظلم مت کرو۔ کیونکہ
فَالظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ لَهٗ فَتَجَنَّبُوْا
ظلم کا نتیجہ بے شمار ظلمتیں ہیں اس سے بچو!

مَا عِنْدَکُمْ غَیْرُ السِّبَابِ وَعِنْدَنَا
ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا؟ ساتھ ہمارے
تَاْیِیْدُ رَبٍّ ذِی الْجَلَالِ مُحَبَّبُ
ہے تائید رب الوریٰ جو صاحب جلال اور پیارا ہے

بِالْاَمْسِ فِیْ لِیْکِهْرَامَ نَفَذَتْ حَرْبَةٌ
کل ہی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا، اس کا
جَعَلَتْهُ مِنْ فِعْلِ الدُّعَاءِ مُتَبَّبُ
نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہو گیا!

وَبِاِذْنِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سَتَنْثَنِیْ
رب العالمین خدا کے حکم سے وہ تلوار دوبارہ جھک
لِتَدُكَّ عَرْشَ الظُّلْمِ دَکًّا مُرْعِبُ
آئے گی تاکہ ظلم کے تخت کو رعب ناک طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دے

فَتَصَادَمَ الطُّوْفَانُ مَعَ حَرِّ الدُّعَاءِ
جب دعا کی گرمی سے طوفان ٹکراتا ہے تو آخر کار
یَتَحَوَّلُ الطُّوْفَانُ فِیْهِ وَیَقْلِبُ
طوفان کا رخ بدل جایا کرتا ہے۔

وَاللّٰهُ مَعَنَا حَافِظٌ وَمُؤَیِّدٌ
اللہ ہمارے ساتھ ہے وہی ہمارا حافظ و مددگار ہے
وَهُوَ الْمَلَاذُ بِکَهْفِهٖ نَتَقَلَّبُ
وہی جائے پناہ ہے جس کی غاروں میں ہم پناہ لیتے ہیں

نَدْعُوْهُ فِیْ وَقْتِ الشَّدَائِدِ رَحْمَةً
مصائب و مشکلات کے وقت ہم اسی کو رحم طلب کرتے
فَیَبُوْءُ کَیْدُ الظَّالِمِیْنَ مُخَیَّبُ
ہوئے پکارتے ہیں تو ظالموں کی تدبیریں ناکام ہو جایا کرتی ہیں

وَاِذَا تَاَخَّرَ وَعْدُ خَلَّاقِ الْوَرٰی
جب خدائے خلاق کے وعدہ میں تاخیر ہوتی ہے تو سمجھ لو
فَوَعِیْدُهٗ آتٍ لَهٗ فَتَرَقَّبُوْا
کہ اس کا عذاب آنے ہی والا ہے اس کا انتظار کرو

اُمْلِیْ لَهُمْ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ قَالَهَا
خدا نے فرمایا ہے "میں ان کو ڈھیل دیتا ہوں میری تدبیر
رَبُّ السَّمَاءِ وَقَوْلُهٗ مُسْتَعْذَبُ
زبردست ہوتی ہے"۔ اور اس کا یہ قول بڑا ہی شیریں ہے۔

هِیَ سُنَّةُ الْمَوْلٰی یَقِیْنًا اِنَّهَا
یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور یقیناً یہ امر یقینی
اَمْرٌ یَقِیْنِیٌّ فَلَا تَتَعَجَّبُوْا!
ہے اس پر تعجب مت کرو!

هٰذَا النِّدَاءُ لِمُؤْمِنٍ عَرَفَ الْهُدٰی
یہ اس مومن بندے کی آواز ہے جس نے ہدایت کو شناخت کیا
ثُمَّ اهْتَدٰی وَبِهِ الْبَعِیْدُ یُقَرَّبُ
اور پھر ہدایت پا گیا اور جس کے ذریعہ دور کے لوگ نزدیک کئے جا رہے ہیں

اَمَّا الْعَدُوُّ الْحَاسِدُ الْغَاوِی الَّذِیْ
حاسد و گمراہ دشمن جو ناپسندیدہ
یَهْذِیْ بِصَوْتٍ مُنْکَرٍ وَیُکَذِّبُ
آواز سے بکواس کرتا ہے اور جھٹلاتا ہے

فَهُنَاكَ سَاعَاتٌ وَیَخْمُدُ صَوْتُهٗ
(یہ بکواس) چند گھڑیوں کی بات ہے، پھر یہ
یُضْحِیْ حَدِیْثَ الْحَادِثَاتِ وَیُنْکَبُ
آواز ختم ہو کر بھولی بسری بات بن جائے گی۔

اَمْرَاضُ هٰذَا الْعَصْرِ لَیْسَ دَوَاءُهَا
اس زمانہ کے امراض لاعلاج ہیں سوائے
اِلَّا الدُّعَاءَ بِحُرْقَةٍ وَتَطَلُّبُ
دعا کے اب کوئی چارہ نہیں!

هٰذَا مَسِیْحُ الْخَلْقِ جَاءَ یَهْدِیْنَا
مسیح الخلق ہماری ہدایت کے لئے آئے ہیں۔ آپ کیا ہی
اَنْعِمْ بِهٖ هَادٍ لِقَوْمٍ یَطْلُبُ
اچھے ہادی ہیں ان کے لئے جو آپ کے طلبگار ہیں۔

اَنْفَاسُهٗ تَشْفِی الْعَلِیْلَ وَنُوْرُهٗ
آپ کے انفاس بیماروں کو شفا دیتے ہیں اور آپ کا نور
یَمْحُو الظَّلَامَ وَعَیْنُ مَاءٍ اَعْذَبُ
تاریکی کو مٹاتا اور (آپ کے) چشمہ کا پانی بڑا شیریں ہے۔

مِنْ اُمَّةِ الْاِسْلَامِ دِیْنِ مُحَمَّدٍ
آپ امت اسلامیہ اور دین محمد صلعم میں سے ہیں اور محمد صلعم
خَیْرِ الْوَرٰی اَهْدَی الْهُدَاةِ وَاَطْیَبُ
سب ہادیوں سے افضل اور بہترین ہیں!

مَاءُ الْحَیَاةِ وَجَنَّةٌ بِیَمِیْنِهٖ
آپ کے دائیں ہاتھ میں آب حیات اور جنت ہے اور
اَمَّا الشِّمَالُ فَنَارُهَا تَتَلَهَّبُ
آپ کے بائیں ہاتھ میں آگ بھڑک رہی ہے۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کیا تم یہ بھی اختیار نہیں دیتے جو زار روس کو اس کے ایک ادنیٰ غلام نے دیا تھا۔ سلطنت روس میں جو مقام اور جو عظمت زار روس کو حاصل تھی اس سے لاکھوں کروڑوں گنا زیادہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمان پر بھی عظمت حاصل تھی اور زمین پر بھی عظمت حاصل تھی۔ آپ آنے والے مسیح کو نبی اللہ قرار دے رہے ہیں۔ ایک دفعہ نہیں فرمارہے، دو دفعہ نہیں فرمارہے، تین دفعہ نہیں فرمارہے۔ چار مرتبہ ایک ہی حدیث میں آنے والے کو نبی اللہ کے نام سے یاد کر رہے ہیں اب اگر تم میں طاقت ہے تو تم میں ہمت ہے تو آیا اس منصب کو اس سے چھین کے دکھاؤ۔ اس دروازے کو کیسے بند کر دیتے ہو۔ اور

جہاں تک تیس دجّال کا تعلق ہے

وہاں لیجئے صحیح مسلم کی شرح اکمال الاکمال میں لکھا ہے کہ

هٰذَا الْحَدِيْثُ ظَهَرَ صِدْقُهٗ فَاِنَّهٗ لَوْ عُدَّ مَنْ تَنَبَّأَ مِنْ زَمَنِهٖ صلعم اِلَى الْاٰنِ لَبَلَغَ هٰذَا الْعَدَدَ وَيَعْرِفُ ذٰلِكَ مَنْ يُطَالِعُ التَّارِيْخَ۔ (الاکمال الاکمال جلد ۷ صفحہ ۲۵۸)

(ترجمہ) اس حدیث کی سچائی کو تیس جھوٹے دجّال نبوت کا دعویٰ کریں گے ثابت ہو چکی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے لیکر آج تک کے تمام نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کو گنا جائے تو یہ تعداد پوری ہو چکی ہے۔ اور اس بات کو وہ شخص جو تاریخ کا مطالعہ کرے گا جان لے گا۔

تو تیس کی تعداد تو خدا تعالیٰ کا یہ تصرف تھا کہ مسیح کے آنے سے پہلے پہلے پوری کر دی گئی۔ اور اگر کہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ تک اور بھی ہو چکے ہوں گے اور یہ حدیث ہے کہ تیس کا عدد ہی مشکوک ہو گیا تو نواب صدیق حسن خان صاحب کے زمانے تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں کوئی فرق نہیں وہ لکھتے ہیں حجج الکرامہ صفحہ ۲۳۸ پر۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو اس امت میں دجالوں کی آمد کی خبر دی تھی وہ پوری ہو گئی تعداد مکمل ہو چکی ہے"

اب کوئی دجّال جھوٹا دعویٰ کرنے والا گویا کہ اس حدیث کی روشنی میں نہیں آئیگا یعنی مسیح کے آنے کا وقت تھا وہ ساری زبانیں خاموش کر دی گئی تھیں انتظار کا سکوت تھا انتظار کی خاموشی تھی۔ اور خدا کی شان سے اس سے پہلے یہ اعلان کر دیا اس حدیث سے ایک چوٹی کے عالم نے کہ اب وہ وقت ختم ہو گیا اب آیا تو سچا ہی آئے گا۔

اب ایک اور حدیث پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہوتے ہوئے اب کیسے گنجائش رہ گئی اور اس پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد کسی امتی نبی کے آنے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں بخاری کتاب المناقب میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور سابقہ نبیوں کی مثال اس محل کی طرح ہے جس کی تعمیر نہایت خوبصورت انداز میں ہوئی لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی لوگ اس محل کو گھوم پھر کر دیکھتے اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے لیکن دل میں کہتے یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی۔ پس میں وہ رسول جس نے اس اینٹ کی جگہ کو پر کیا۔ میرے ذریعہ یہ عمارت تکمیل میں اعلیٰ اور حسن میں بے مثال ہو گئی۔ اس لئے مجھے رسولوں کا خاتم بنایا گیا ہے۔

ایک اور روایت میں یہ ہے کہ حضور نے فرمایا کہ انا اینٹ میں ہوں اور نبیوں کا خاتم ہوں۔

کہتے ہیں اب بتاؤ اس کھلی تفصیلی اعلان کے بعد جب آخری اینٹ رکھ دی گئی وہ خلا پر ہو گیا تو پھر کسی نئے نبی یا کسی قسم کے بھی نبی کے آنے کی گنجائش کیسے موجود رہ گئی۔ اور وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ

نیچے سے ایک اینٹ اٹھا کر آسمان پر پہنچا دی

جائے اور آخر پر اتار دی جائے تو پھر ایک نبی آسکتا ہے۔ اس کے بغیر کوئی

صورت نہیں لیکن علامہ ابن حجر عسقلانی کیا فرماتے ہیں؟ وہ فرماتے ہیں:۔

"المراد ھنا النظر الی الاکمل بالنسبۃ الی الشریعۃ المحمدیۃ مع ما مضی من الشرائع الکاملۃ"

(فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۸۵)

یعنی بخاری کی یہ حدیث تو پیش کرتے ہیں اور بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ بخاری کی حدیث ہے۔ لیکن شارح بخاری کی یہ عبارت چھپا لیتے ہیں وہ کبھی نہیں ساتھ پیش کرتے۔ لکھا یہ ہوا ہے۔

مراد اس تمثیل و عبارت سے یہ ہے کہ شریعت محمدیہ پہلی گذری ہوئی کامل شریعتوں کی نسبت ایک اکمل شریعت ہے۔ لیکن یہ تو ان کی اس فہرست میں شامل ہی نہیں ہیں۔ ابن حجر اس فہرست میں شامل نہیں ہیں جنہیں یہ اسلام کے مسلمہ حقوق کے منکرین اور بڑے بڑے فلسفہ دانوں میں سے سمجھتے ہیں ان چار میں علامہ ابن خلدون کا نام ضرور ہے۔ تو ہم دیکھتے ہیں انہوں نے اس بارہ میں کیا فرمایا وہ کہتے ہیں۔

"یفسرون خاتم النبیین باللبنۃ حتی اکملت البنیان ومعناہ النبی الذی حصلت لہ النبوۃ الکاملۃ" (مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۲۷۱)

کہ لوگ خاتم النبیین کی تفسیر اس اینٹ سے کرتے ہیں جس سے عمارت مکمل ہو گئی لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ نبی جس کے لئے نبوت کاملہ حاصل کی گئی۔ زمانی آخریت کا ذکر ہی نہیں فرماتے۔ کہتے ہیں اس سے

مراد صرف اتنی ہے

کہ وہ نبی آگیا جس کے ذریعہ نبوت کاملہ حاصل ہوئی اس سے زیادہ اس کوئی معنی نہیں ایک اور حدیث ہے جس پر بنا کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے:۔

"عن سعید ابن المسیب عن عامر ابن سعد ابن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وفی روایۃ البخاری الا انہ لیس نبی بعدی وفی روایۃ للمسند الا انک لست نبیا۔ یہ ہے پوری حدیث

یعنی حضرت سعد ابن وقاص بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا میرے ہاں تیری منزلت وہی ہے جو موسیٰ کے ہاں ہارون کی تھی۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ایک روایت میں ہے الا انہ لیس نبی بعدی یعنی مسند احمد بن حنبل کی روایت میں ہے۔ الا انک لست بنبی۔ نبی نہیں۔ باقی سب نسبتیں وہی ہیں۔ قصہ یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک غزوہ کے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے مدینہ کا امام بنا کر باہر جارہے تھے اور حضرت علی کے متعلق یہ بات مشہور ہو گئی کہ گویا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آپ سے ناراض ہیں اور اسی وجہ سے پیچھے چھوڑ رہے ہیں اور ویسے ہی وہ عظیم مجاہد تھے اور تمام غزوات میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ آپ شامل ہوئے ہیں تمام لڑنے والوں میں سب سے زیادہ عظیم الشان جہاد کرنے والے قتال کے ماہر کے لحاظ سے حضرت علی ثابت ہوتے ہیں تو آپ کے لئے دوہرا صدمہ تھا کہ ایک تو میں جہاد سے محروم رہ جاؤں۔ اور دوسرے لوگ باتیں بھی کریں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ناراض ہیں تو آپ نے بڑے درد سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کیا مجھے عورتوں اور بچوں کا امیر بنا کر جارہے ہیں ایک! وہ بھی پیار کا اظہار کرنے کی اس کے جواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اے علی! تو کس صدمے میں مبتلا ہو گیا کس فکر میں مبتلا ہو گیا تیرا اور میرا رشتہ تو اس واقعہ کے ساتھ وہی بن گیا جو موسیٰ اور ہارون کا تھا جب وہ باہر گئے تو انہوں نے ہارون کو محبت اور پیار اور قرب کی وجہ سے بنایا نہ کہ کسی اور وجہ سے۔ پس میرا اور تیرا تو وہی رشتہ ہے ہاں فرق یہ ہے کہ میرے بعد یا .... تو نبی نہیں ہوگا۔ یہ معنی ہے اس کا۔

اسی طرح اور طریقوں سے بھی بخاری میں یہ روایت درج ہے لیکن بنیادی طور پر یہی ہے۔ اب علماء موجودہ یہ اصرار کرتے ہیں کہ یہاں بعدی سے مراد ہمیشہ کا بعد ہے اور وہ غیر حاضری مراد نہیں جس کے ضمن میں یہ بات ہو رہی تھی۔ لیکن ایک ایسا وجود ہے جس کی یہ بہت عظمت کرتے ہیں اس کی بات

کو دعوت [illegible] نہیں ہوا [illegible] کہ [illegible] اور وہ حضرت [illegible]
(اردو) [illegible] بعض منکرین [illegible] میں [illegible] ہم
پوچھتے ہیں کہ آپ [illegible] حدیث [illegible] قرآن کا [illegible]
"جان لیا [illegible] حدیث کا مدلول صرف [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] نبی [illegible] بنایا جاتا اور حضرت ہارون [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کہ آیت [illegible] بعد [illegible]
[illegible] بعد اللہ [illegible] اللہ [illegible] قرآن سے [illegible]
کہ بعد [illegible] نہیں [illegible] چنانچہ قرآن کریم
[illegible] بعد [illegible]
[illegible] اور [illegible] لفظ [illegible]
[illegible] استعمال کرتا ہے [illegible] نبی [illegible]
اس لئے مراد نہیں کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے بعد [illegible]
کیسی بیہودہ [illegible] کیسی پیاری [illegible]

صاحب عرفان لوگ

[illegible] ایک [illegible] تھے [illegible]
اور آنحضرت [illegible] علیہ وآلہ وسلم [illegible]
کے حضرت [illegible] کہ بعد [illegible] مراد نہیں کہ
حضرت ہارون حضرت [illegible] بعد زندہ [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] بعدیت [illegible]
[illegible] بعد [illegible] حضرت [illegible]
بعد زندہ [illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] آخری [illegible]
[illegible]

"عن عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب [illegible]
[illegible] (ترمذی کتاب المناقب [illegible])
یہ پوری حدیث [illegible] بیان کیا جاتا ہے [illegible]
[illegible]
بیان کر [illegible] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اگر میرے بعد کسی نبی کے آنے کی
ضرورت ہوتی تو [illegible] میرے بعد [illegible] قوم [illegible]
آنا ہوتا [illegible]
کیونکہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کے متعلق یہ [illegible] کہ

"[illegible] قال ابن حبان كانت في الفتنة [illegible]
[illegible] القرد [illegible] قال [illegible] كان في جيش
الحجاج الذين حاصروا ابن الزبير ورموا الكعبة بالمنجنيق"
تہذیب التہذیب [illegible] راوی [illegible]
[illegible] کے متعلق یہ لکھا ہے کہ وہ [illegible] روایت [illegible]
[illegible] اس کی اتباع نہیں کی جاتی اس کی پیروی نہیں کی جاتی
[illegible] القرد [illegible] راوی [illegible]
[illegible] روایت کو چھوڑ دیا جاتا [illegible] کا مطلب یہ بھی [illegible] حدیث قریب کا
[illegible] راوی رہ گیا [illegible]
[illegible] مشرح کے خلاف باتیں [illegible]
[illegible] جیش الحجاج یا حجاج کے اس لشکر میں تھا جنہوں نے حضرت زبیر کو گھیر

میں لے لیا تھا۔ اور اسی لشکر میں تھا جس نے خانہ کعبہ پر منجنیق سے حملے کئے تھے۔ اس
کے بعد اس کی روایت کا کیا اعتبار باقی رہ جاتا ہے؟ لیکن صرف یہی بات نہیں اس
مضمون کی دوسری روایات اس مضمون کی وضاحت کرنے کے لئے موجود ہیں چنانچہ
دوسری روایات جو ملتی ہیں جو مشرح کے سوا ملتی ہیں ان میں لکھا ہے مرقات شرح
مشکوٰۃ جلد [illegible] روایت [illegible] لو لم ابعث [illegible]
[illegible] (ترجمہ) اگر [illegible] تو [illegible] کیا جاتا [illegible] اور دوسرے
الفاظ "کنوز الحقائق" میں اس روایت [illegible]
"[illegible]
[illegible] نبوت [illegible]
[illegible] مبعوث کیا جاتا [illegible]
اور اب ایک اور [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
ختم کر دے [illegible]

اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے

ہم [illegible] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
[illegible] دروازہ [illegible]
[illegible] دروازہ [illegible] چنانچہ [illegible] آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
"عن ابن عباس [illegible] ابراهيم بن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال [illegible] لو عاش لكان صديقا نبيا"
(ترجمہ) حضرت ابن عباس سے روایت ہے [illegible] ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فوت ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible]
[illegible] زندہ رہتا تو
صدیق نبی ہو جاتا۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز) [illegible]
تو صدیق نبی ہو جاتا [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم [illegible] زندہ رہتا تو نبی ہو جاتا [illegible]
[illegible]
[illegible] آنحضرت
صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی [illegible]
[illegible]
اور آیت خاتم النبیین [illegible] نازل ہوئی [illegible] آیت خاتم النبیین کے
نزول کے [illegible] چار سال [illegible] انسان [illegible]
[illegible] آیت [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ [illegible] کہ ہر قسم کی نبوت [illegible]
کہ اگر زندہ رہتا تو نبی بن جاتا [illegible]
جائے [illegible] نہیں فرمایا [illegible] زندہ رہتا تو نبی بن جاتا [illegible]
[illegible] اگر ابراہیم [illegible] سال [illegible]
کہ [illegible] نبی نہیں آئے گا [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible]
خدا نے مجھے خبر دے دی ہے [illegible] کوئی نبی نہیں آئے گا [illegible]
ہمیشہ بھی زندہ رہتا تو کبھی نبی نہ بنتا [illegible]
فرمایا ہے لیکن صرف یہی نہیں ایک اور بھی روایت ہے اور [illegible]
اس میں یہ

بعد والا جھگڑا

کلیۃً ہی ختم کر دیا گیا ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
"عن علي ابن ابي طالب قال لما توفي ابراهيم ارسل النبي صلى
الله عليه وسلم الى امه مارية [illegible] وغسلته وكفنته
وخرج به وخرج الناس معه [illegible] النبي بيده

فی تسبیرہ تعالیٰ اَمَا وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَنَبِیٌّ ابنُ نَبِیٍّ
(تاریخ الکبیر لابن ابی عساکر الفتاوی الحدیثیہ لابن حجر ابن جوہر الہیثمی صفحہ ۱۲۵)

حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو آپ نے ان کی والدہ ماریہ کو جنازہ تیار کرنے کا پیغام بھیجا۔ حضرت ... گھر کے ایک ... تھے اسی لئے ... زیادہ ... [illegible] ... روایت میں کہا گیا ... ہوا۔ آپ ... ان کی والدہ ماریہ کو جنازہ تیار کرنے کا پیغام بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے صاحبزادہ ابراہیم کو غسل دیا کفن پہنایا۔ حضور علیہ السلام اپنے صحابہ کے ساتھ جنازہ ... [illegible] ... خدا کی قسم یہ نبی ہے نبی کا بیٹا ہے اور یہ واقعہ آیت خاتم النبیین کے نزول کے کم و بیش چار سال بعد کا ہے۔ ... [illegible] ... اور حضرت ... والی حدیث ... [illegible] ... کیا استنباط کرتے ہیں ... حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (موضوعات کبیر مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۶۹)

"فَلَوْ عَاشَ اِبْرَاهِیْمُ وَصَارَ نَبِیًّا وَکَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ نَبِیًّا لَکَانَا مِنْ اَتْبَاعِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَعِیْسٰی وَالْخِضْرِ وَاِلْیَاسَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ فَلَا یُنَاقِضُ قَوْلَہٗ تَعَالٰی خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اِذِ الْمَعْنٰی اَنَّہٗ لَا یَاْتِیْ نَبِیٌّ بَعْدَہٗ یَنْسَخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِہٖ"

(ترجمہ) اگر ابراہیم زندہ رہتے تو کیا ہوتا اور نبی ہو جاتے ... [illegible] ... اور ابراہیم ہی نہیں اگر عمر بھی نبی ہوتے تو ہر دو آپ کے متبعین میں سے ہوتے جیسا کہ عیسیٰ، خضر اور الیاس ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے منافی نہیں کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی ملت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو۔

کتنا واضح ... [illegible] ... بالا بیان سے۔ اور یہ ایک ... کو بند ... [illegible] ... سنت کے علماء ... [illegible] ... کہ تمام گزشتہ بزرگ اور علماء ... [illegible] ... النبیین کا مطلب اس کے سوا ... [illegible] ... ہر قسم کی نبوت ہمیشہ کے لئے بند ہو گئی۔

... [illegible] ... گزشتہ ... [illegible] ... کے علماء خود کر چکے ہیں۔ ... [illegible] ... لفظ بھی اپنی طرف سے ... [illegible] ... معنوں کے لحاظ سے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دروازہ بند کر رہے ہیں ... [illegible] ... کہتے ہیں کہ بند ہو گیا ... [illegible] ... ہو گیا لیکن جو دوسرا دروازہ کھولتے ہیں اس کو تم ... بند کر سکتے ہو ان سے ...

نافرمان شمار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم

وہ ... بعض حدیثوں اور بعض اقوال کو تو قبول کر لیتے ہیں اور بعض دوسری حدیثوں اور بعض دوسرے اقوال کو رد کر دیتے ہیں حالانکہ ... [illegible] ... یہ زیب نہیں دیتا ... [illegible] ... صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات سے یہ سلوک کرے۔ اور یہ وہ حالت ہے جو قرآن کریم یہود کی بیان کرتا ہے ان ... [illegible] ... اور ان کے جرائم میں سر فہرست جرم ... بیان فرماتا ہے کہ وہ تورات کے بعض حصوں پر تو ... [illegible] ... اور بعض حصوں کو نمایاں طور پر پیش کر ... [illegible] ... لوگوں میں ... ہوتا تو ... کے سامنے ... تمام ... اسلام کے ... دونوں قسم کی احادیث کو کھول کر رکھ دیتے پھر دیکھتے ... [illegible] ... لوگ خود پہچان لیتے کہ حق کس کی طرف ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف یا ... [illegible] ... کی طرف۔ ... آدمی ... [illegible] ... اور ... کر سکتے ہیں۔

جہاں تک ... دیگر علماء امت کا تعلق ہے کہ اس لا نبی بعدی والی احادیث ...

(ایک حدیث نہیں اور بھی ... [illegible] ... کا تعلق ہے ... [illegible] ... بغیر کسی شک کے اس بات کا قائل ہوں کہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا ... [illegible] ... چکا ہوں لیکن اُن میں لا نبی بعدی والی حدیث کا ... [illegible] ... ذکر نہیں ... [illegible] ... ہے کہ اُن کو شاید علم ... [illegible] ... اس لئے اب میں نے ... [illegible] ... ہے کہ مجھے علم ہے کہ ... [illegible] ... وعلیٰ آلہٖ وسلم یہ فرما چکے ہیں کہ لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں ... [illegible] ... میں کیا ایمان رکھتا ہوں ... [illegible] ... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ... [illegible] ... اور آپ ... [illegible] ... کیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں ... [illegible]

"قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ"

... [illegible] ... کہ آنحضرت ... [illegible] ... کیا ... [illegible] ... رسول اللہ ... [illegible] ... ابن قتیبہ ... [illegible] ... حضرت ... رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ قول نقل کر کے ... [illegible] ...

"لَیْسَ ہٰذَا ... [illegible] ... صلی اللہ علیہ وسلم ... لا نبی بعدی ... [illegible]"

حضرت عائشہ ... [illegible] ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا نبی بعدی کے ... [illegible] ... حضرت عائشہ ... [illegible] ... نہیں ... [illegible] ... ہے کہ ... [illegible] ... جو میری شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔

... جو آپ کا ... [illegible] ... ہے

اور ... [illegible] ... علیہ الصلوٰۃ والسلام ... [illegible] ... کے ... [illegible] ...

حضرت امام محمد ... [illegible] ... لکھتے ہیں:

"ہٰذَا نَاظِرٌ اِلٰی نُزُوْلِ عِیْسٰی وَہٰذَا اَیْضًا لَا یُنَافِیْ حَدِیْثَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ لِاَنَّہٗ اَرَادَ لَا نَبِیَّ یَنْسَخُ شَرْعَہٗ"

کہتے ہیں دو وجوہات تھیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے منع فرما دیا تھا۔ ... اول یہ کہ عیسیٰ پھر کہاں سے آئیں گے ... [illegible] ... اگر کہتے ہو گے تو تم ... [illegible] ... آئیں گے۔ پھر اب دیکھیں ایک منطقی ... [illegible] ... آ سکتے ... [illegible] ... یہاں جب ... [illegible] ... عیسیٰ ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... نہیں آ سکتا تو یہ ... [illegible] ... لا نبی اگر ... [illegible] ... تو پھر یہ ... [illegible] ... کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اور جب ... [illegible] ... لا نبی ... [illegible] ... نہیں آسکے گا ... [illegible] ... کسی نوع کا ... [illegible] ... جو مسیح وہ پھر نہیں آ سکتا ... [illegible] ... لا نبی بعدی اور ان دونوں باتوں ... [illegible] ... بعد کوئی ... [illegible] ... کسی قسم کا کوئی نبی نہیں اگر کسی قسم کے معنی کرتا ہے تو پھر جیسا کہ حضرت علامہ محمد طاہر فرماتے ہیں پھر عیسیٰ کی گنجائش نہیں رہتی اور آ سکتے گی۔ فرمایا اس لئے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایسا معنی کرنا جس میں ... [illegible] ... سے روکا ایک بات یہ اور دوسری یہ ... حضرت عیسیٰ کے علاوہ بھی ... [illegible] ... روکا گیا لا نبی ... ارادہ لا نبی ینسخ شرعہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مطلق نبوت کو بند نہیں فرما رہے تھے یہ فرما رہے تھے کہ ایسا نبی نہیں آسکتا جو میری شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی کیا فرماتے ہیں؟ حدیث لا نبی بعدی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہتے ہیں:-

"وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا رسول بعدی ای ما ثم من یشرع بعدی شریعۃ خاصۃ"

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۵)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول لا نبی بعدی ولا رسول بعدی سے مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد شریعت والا نبی نہیں ہوگا۔ یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ اور ان کو بہت ناگوار گزرتی ہے۔

برصغیر پاک و ہند کے مایہ ناز محدث جن کی مشکوٰۃ شریف اور مشہور کتب سنت وہی جن کے ذکر میں پہلے کر چکا ہوں حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں:-

"وقد ورد لا نبی بعدی معناہ عند العلماء لا یحدث نبی بشرع ینسخ شرعہ"

(الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ صفحہ ۲۲۶)

یعنی حدیث میں لا نبی بعدی کے جو الفاظ آئے ہیں اس کے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ کوئی نبی ایسی شریعت لے کر پیدا نہیں ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

تمام سے تمام جتنے بھی گزشتہ بزرگ گزرے ہیں جن کا میں ذکر کرتا چلا جا رہا ہوں۔

لفظاً لفظاً حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام والی تشریح

کہہ رہے ہیں۔ عجیب ظلم ہے کہ یہ کافر اور دائرہ ... ہیں قطب الاقطاب ہیں اور ایسے ایسے بزرگ ہیں جن کے متعلق وہ خود بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ مسلمہ بزرگ ہیں اسلام ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب ... فرماتے ہیں:-

"علمنا بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا نبی بعدی ولا رسول ان النبوۃ قد انقطعت والرسالۃ انما یرید بہ التشریع"

کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قول لا نبی بعدی ولا رسول سے ہمیں معلوم ہوگیا کہ جو نبوت و رسالت منقطع ہو چکی ہے وہ آنحضرت کے نزدیک نئی شریعت والی نبوت ہے۔

اور سلسلہ نوشاہیہ قادریہ کے امام حضرت شیخ نوشاہ گنج قدس سرہ کے فرزند حضرت حافظ برخوردار جو بہت احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں برصغیر ہند و پاکستان میں وہ فرماتے ہیں شرح عقائد کے حاشیہ پہ

"والمعنی لا نبی بالنبوۃ التشریعیۃ بعدہ الا ما شاء اللہ من الانبیاء والاولیاء"

(ترجمہ) اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو نئی شریعت لے کر آئے ہاں جو اللہ چاہے انبیاء اور اولیاء ہوں گے بے شک ...

اور اہل حدیث کا کیا عقیدہ رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تشریف لانے تک ان کا اپنا عقیدہ؟ نواب صدیق حسن خان اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۶۲ پہ لکھتے ہیں:-

"حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے (یہ جو خیال پیدا ہو گیا ہے کہ وحی بند ہے یہ جھوٹا خیال ہے بالکل بے اصل ہے) البتہ لا نبی بعدی آیا ہے جس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہیں لائے گا۔"

یہاں نزدیک اہل علم کے الفاظ اور اس سے پہلے بھی الفاظ گزر رہے ہیں۔ حضرت ملا علی قاری نے بھی یہی کہتے ہیں کہ اہل علم علماء کے نزدیک یہ معنی ہیں اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان احادیث کے معنی بگڑنے شروع ہو چکے تھے اس زمانے میں اور دو گروہ بن چکے تھے ایک علماء اور اہل عرفان اور ایک عوام الناس جن کو اس سے قبل ایک بزرگ عالم نے جہلا اور سفہاء قرار دیا ہے۔ اور عوام الناس میں ان کے معنی یہ لئے جانے لگے تھے کہ کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا۔ چنانچہ ... کو پھر یہ کہنا پڑا کہ اصل علم و عرفان لوگ ... یہ معنی نہیں کرتے وہ یہ ... کرتے ہیں اور یہ معنی سمجھتے ہیں۔

صرف شریعت والی نبوت بند ہے

ایک حدیث ہے جس سے بعد کے لفظ پر روشنی پڑتی ہے اور فتوحات مکیہ میں اس حدیث کی تشریح بھی موجود ہے:-

"عن جابر بن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ہلک قیصر فلا قیصر بعدہ واذا ہلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ والذی نفسی بیدہ لتنفقن کنوزہما فی سبیل اللہ"

(بخاری کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۹۸۱)

یعنی قیصر پر کیا زور نہیں ہے کیونکہ مختلف قیصر ... سے جب ... ہوتا ہے تو قیصر پیدا ہوتے ہیں لیکن اب بہر حال وہی رہتا ہے۔ حضرت جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ قیصر روم ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ اور جب یہ کسریٰ ہلاک ہوگا اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔ یعنی تمہارے ذریعہ سے ان سلطنتوں کی شان و شوکت مٹا دی جائے گی۔ اب لا قیصر بعدہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خود لا بعدہ کا ایک عجیب معنی بیان فرما دیا۔ اور بتایا کہ لا نفی جنس کے لئے نہیں ہوتا ایسے موقعہ پر بلکہ ان معنوں میں ہوتا ہے کہ اس کی شان کا اس مرتبہ کا کوئی نہیں ہوگا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد قیصر ہوا اور پھر اور قیصر اور پھر اور قیصر اور ہزار سال سے زیادہ عرصہ تک اسی طرح قیصر کے بعد قیصر پیدا ہوتا چلا گیا تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلام تو غلط نہیں ہو سکتا تشریح فرمائی ہے آپ نے تو جب میں کہتا ہوں لا نبی بعدہ تو معنی یہ ہیں جیسے لا قیصر بعدہ۔ البتہ شان کا اس مرتبے کا اس مقام کا قیصر پیدا نہیں ہو سکے گا۔

فتوحات مکیہ میں ابن عربی فرماتے ہیں کہ نبوت کلی طور پر اٹھ نہیں گئی اسی وجہ سے ہم نے کہا تھا کہ صرف تشریعی نبوت بند ہوئی ہے یہی معنی ہیں لا نبی بعدی کے (حضرت ابن عربی کا قول ہے) پس ہم نے جان لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لا نبی بعدی فرمانا انہی معنوں سے ہے، خاص طور پر میرے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی نہ ہوگا (لا قیصر میں یہ استنباط کر رہے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی نبی نہیں یہ بعینہ اسی طرح ہے جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ قیصر ہلاک ہوگا تو پھر اس کے بعد قیصر نہ ہوگا اور جب یہ کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ اس حدیث سے استنباط کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ ثابت ہوگیا کہ جب حضور نے یہ فرمایا کہ کوئی نبی نہیں ہوگا تو مراد یہ ہے خاص نوع کا نبی یا خاص مرتبہ کا نبی۔ اور اہل علم سمجھتے ہیں کہ مراد ہے صاحب شریعت صاحب قانون نبی۔

اب

ایک اور دعویٰ

کہا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اقوال اور ارشادات کا یہ جو ایک معنی بنیاد اٹھائی گئی ہے جو دراصل نقلی بھی ہے بعض اس کی ... شریعت ... حاصل کی گئی ہے اپنی طرف سے اگرچہ سند دی کوئی نہیں گئی مگر دعویٰ پیدا کیا گیا ہے کہ اب جو یہ ... پیش کرتا ہوں اس دعوے کی بنیاد قرآن کریم کا مطالعہ ہے حاصل مطالعہ کیا ہے؟ کہتے ہیں:-

"نئے نبی کی آمد کے بارے میں جب ہم قرآن حکیم کے متعلقہ آیات (جن میں سے ایک بھی نہیں دی گئی) کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو ہم پہ یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ کوئی نیا نبی اس وقت مبعوث ہوتا تھا جب سابق نبیوں کی تعلیمات عام طور پر بھلا دی جاتی تھیں یا انہیں مسخ کر دیا جاتا تھا یا ان میں مزید اضافے کی ضرورت پیش آ جاتی تھی۔ یا زمانی اور مکانی تغیرات کی بنا پر ان میں ترمیم یا تجدید کی ضرورت لاحق ہو جاتی تھی۔ لیکن حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات ختمی، آفاقی، مکمل اور پوری طرح محفوظ ہیں لہٰذا ان تعلیمات کے ہوتے ہوئے کسی نئے نبی کی آمد کی ضرورت اپنی یا ضرورت نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں ختم نبوت پر ایمان رکھنے کا کوئی قدرتی حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات جامع، ختمی اور مکمل ہیں۔"

یہ بالکل درست ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی تعلیمات جامع، ختمی اور مکمل ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ قرآن کریم آج تک محفوظ ہے۔ قرآن کریم میں کوئی تغیر، کوئی ترمیم کی گئی۔ یہ نہ بڑھایا گیا نہ کچھ کم کیا گیا۔ جنہوں نے حرفی دعوے کئے ان کی بات تسلیم نہیں کی گئی۔ اس حد تک یہ درست ہے۔ مگر یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سوائے ان چار وجوہات کے نبی کبھی خدا نے بھیجا ہی نہیں تھا اور اس آیت کا منطوق یہ ہے ہی نہیں جہاں سے غالباً یہ مضمون لیا گیا ہے کیونکہ ذکر تو کوئی نہیں کیا۔ ایک آیت ہے اس مضمون کی قرآن کریم میں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا

کہ ہمارا ایک قانون ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسھا۔ کہ ہم کوئی آیت منسوخ نہیں فرماتے آیت تنسیم کا ذکر ہو رہا ہے اس کی منسوخی کا ذکر رہا ہے او ننسھا یا ان کو خود نہیں بھلا کے بھولنے دیتے یعنی لوگوں کو۔ مگر ساتھ ہی ایک کام ضرور کر دیتے ہیں نات بخیر منھا بہتر سے آتے ہیں پھر کیونکہ خدا تعالیٰ جب ایک دور زمانے کو عطا کر دیتا ہے تو کلیۃً زمانے کو اس سے محروم نہیں رکھتا۔ عجیب شان ہے خدا تعالیٰ کی جو درو ستانی کہ فرماتا ہے کہ جو نعمت ہم بنی نوع انسان کو عطا کر رہے ہیں اگر اس میں نقص واقع ہو جائے تو کم سے کم یہ کرتے ہیں کہ اس جیسی ضرور پھر نازل کر دیں لیکن ہماری یہ شان ہے کہ بڑھ کر لے آتے ہیں پس اس سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم مکمل ہو گیا ایک کامل کتاب ہے اس لئے اگر نعوذ باللہ من ذالک قرآن کریم میں نسخ واقع ہو یا قرآن کریم کی بعض آیات بھلا دی جاتیں تو اللہ تعالیٰ ان سے بہتر لے آتا گا یہ نتیجہ تو نکلتا ہے اس سے زیادہ کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ لیکن چونکہ

قرآن کریم ایک محفوظ کتاب ہے

اس کے بعد سے کا بھی ان معنوں میں کہ آیات غائب ہو جائیں کوئی سوال نہیں اس لئے کوئی اور تعلیم قرآن کریم کے بدلے نہیں نازل ہو سکتی نہ اس جیسی اور نہ بہتر کیونکہ بہتر ہو ہی نہیں سکتی۔ اس تلبیس کے ساتھ وہ نتیجہ نکالا گیا جو میں نے پیش کیا ہے اور قرآن کریم کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو بالکل برعکس صورت حال نظر آ رہی ہے اول تو یہ دعویٰ "ختم نبوت پر ایمان رکھنے کا قدرتی حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم کی تعلیم جامع ختمی اور مکمل ہیں" یہ بھی بات ان معنوں میں درست نہیں ہے قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خاتمیت کے علاوہ بھی بکثرت دوسری آیات موجود ہیں جن سے وہی نتیجہ نکلتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ایک ان آیات میں سے ہے جس میں دین کی تکمیل کا دعویٰ کیا اور پھر دوسری آیات میں قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا۔ یہ ساری باتیں قرآن کریم میں الگ الگ جگہ مذکور ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی صفات میں صرف ایک خاتمیت ہی نہیں دوسری صفات بھی ہیں جو قرآن کریم سے بھی ثابت ہیں اور احادیث نبویہ سے بھی ثابت ہیں۔ جہاں تک تکمیل کے دعوے کا تعلق ہے ہمارا اور اس دعوے کا کوئی اختلاف ہی نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف نے آپ کہا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ یعنی آج میں نے تمہارے لئے اپنے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا اور میں نے پسند کیا ہے کہ اسلام تمہارا مذہب ہو یعنی وہ حقیقت جو اسلام کے لفظ میں پائی جاتی ہے جس کی تشریح خود خدا تعالیٰ نے اسلام کے لفظ کے بارے میں بیان کی ہے اس حقیقت پر تم قائم ہو جاؤ۔

اس آیت میں صریح یہ بیان ہے کہ قرآن شریف نے ہی کامل تعلیم عطا کی [illegible]

پس یہ دعویٰ کامل تعلیم کا جو قرآن شریف نے کیا یہ اسی کا حق تھا اور اس کے سوا کسی آسمانی کتاب نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔"

پس اس عبارت سے یہ ظاہر کرنا کہ نعوذ باللہ من ذالک جماعت احمدیہ ان کے پہناتے ہوئے ان کے بنائے ہوئے معنوں کا انکار کر کے قرآن کریم کی کاملیت کا انکار کر رہی ہے بالکل جھوٹ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر بولا گیا ہے بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں۔"

کتنا عظیم الشان استنباط ہے۔ اسی طرح کامل بیان کیا کہ

خاتم کا تقاضا

یہ ہے کہ اس پر تعلیم بھی خاتم ہی اترے ورنہ وہ خود خاتم نہیں بن سکتا۔ ان معنوں کے لحاظ سے آپ فرماتے ہیں ہمارا پورا ایمان ہے۔ پھر فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم ایسا معجزہ ہے نہ وہ اول مثل ہوا اور نہ کبھی آخر ہوگا اس کے فیوض و برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور ہر زمانے میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے وقت میں تھا۔"

غرضیکہ اور بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات ہیں میں ترک کرتا ہوں۔ جتنا کچھ بیان کیا گیا ہے اصل میں اس سے بہت زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کی تعریف کے کامل ہونے کی تعریف میں محفوظ ہونے کی تعریف میں بیان فرمایا اور عقلی اور نقلی دلائل پیش فرمائے حکمتیں بیان کیں کہ کیسے یہ تعلیم کامل ہے اور ثبوت پیش کئے کہ صرف دعویٰ نہیں ہے بلکہ تمام دنیا کے انسان کو تسلیم کرنا پڑے گا یہ بھی ثبوت دیتا ہوں۔ کہ جیسا کہ فرمایا گیا ویسا ہی درست ہے یہ تمام مضمون چونکہ بہت وسیع ہے میں اس لئے اس کو فی الحال ترک کرتا ہوں۔

جہاں تک یہ دعویٰ ہے کہ ان وجوہات کے سوا کہ تعلیم بگاڑ دی گئی ہو یعنی کتاب میں تبدیلی کر دی گئی ہو یعنی کہ وہ آ ہی نہیں سکتا یہ تو بہت ہے۔ کیونکہ قرآن کریم اس کی نفی فرما رہا ہے اور خود وجوہات بیان فرماتا ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی بعثت کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین" (سورہ جمعہ آیت ۳)

کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اس لئے مبعوث فرمایا امیین میں اس نے مبعوث فرمایا امیین میں۔ انہیں میں سے وہ ایک رسول ہے۔ یتلوا علیھم آیاتہ ان پر آیات کی تلاوت فرماتا ہے یعنی جو کتاب اس پر نازل ہو رہی ہے اس سے وہ آگاہ کرتا ہے یہ ایک کام ہے۔ ویزکیھم یہ پاک کرتا ہے پھر ان کو خود۔ یہ مذکا ہے اس میں تزکیہ نفس کی طاقت ہے ویعلمھم الکتاب اگر یہ کتاب کی تعلیم نہ دے تو تم اس کو بھلا دو گے تم سمجھ نہیں سکتے والحکمۃ اور اس کی حکمتیں بھی بیان فرماتا ہے۔

اگر محض کتاب کافی ہوتی

تو پھر انبیاء کے زمانے میں اتنے جھگڑے چلانے کی ضرورت ہی کوئی نہیں تھی۔ خدا تعالیٰ کتاب آسمان سے نازل کر دیتا اور لوگ اس کو پڑھتے خود بخود اور اگر موسیٰ کو الواح بنی بنائی مل سکتی ہیں تو سارے قوم کو اکٹھی بھی تو دی جا سکتیں تھیں۔ خود بخود پاک ہو جاتے، خود بخود اس کی تعلیم سمجھ جاتے، خود بخود

... جاتے ایسا نہیں ہوتا اور اگر آج بھی یہ انکار کرتے ہیں تو آج کے زمانے کے مسلمانوں کا شعر ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... ذکر کرکے دیکھیں خود کہتے ہیں کہ کتاب اسی طرح موجود ہے ایک ذرہ بھی ... یہی کہتے ہیں کہ بالکل اسی طرح موجود ہے ظاہر کے لحاظ سے ... کو بھی تبدیلی نہیں۔ لیکن کیا مسلمان وہی ہیں؟ کیا فرق ہے وہ مذکی نہیں رہا جس شان کا مذکی کبھی پیدا ہو اتنا نہ کبھی پیدا ہو سکتا ہے وہ معلم کتاب حکمت نہیں ہے یہ فرد ہیں جو امت کو روگ کی طرح لگ گئے ہیں یہی ایک فرد ہی ہے جس نے ہر فضیلت ان سے چھین لی رفتہ رفتہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی دوری آپ کے پھر نے آخر جہاں اثر دکھانا تھا وہ اس مقام تک امت نے بہر حال پہنچنا تھا اگر کتاب فی ذاتہ کافی ہوتی تو آج یہ نقشہ ہم نہ دیکھتے امت کا۔

پھر قرآن کریم جو تاریخ پیش کرتا ہے وہ اس دعوے کو بالکل جھٹلا رہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق۔

" ثم اٰتینا موسی الکتٰب تمامًا علی الذی احسن و تفصیلًا لکل شیءٍ و ھدًی و رحمۃ لعلھم بلقاء ربھم یؤمنون۔

پھر فرماتا ہے :-

ولقد اٰتینا موسی الکتٰب و قفینا من بعدہٖ بالرسل و اٰتینا عیسی ابن مریم البینٰت و ایدنٰہ بروح القدس۔ افکلما جاءکم رسولٌ بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقًا کذبتم و فریقًا تقتلون (سورۃ بقرہ آیت ۸۸)

کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور ...

کتاب کے بعد مسلسل پے در پے رسول

بھیجے۔ اور عیسیٰ ابن مریم کو بھی بینات عطا کیں اور روح القدس سے اس کی مدد فرمائی۔ پس کیا جب کبھی بھی کوئی رسول تمہارے پاس ایسا آیا جسے تم پسند نہیں کرتے تھے جس کی باتوں کو تم نے ہر دفعہ تکبر اختیار کیا۔ پس جب کبھی بھی کوئی ایسا رسول آیا اور تم نے تکبر اختیار کیا ... اَفَکُلَّمَا جب بھی ایسا ہوا کیا یہ ... تمہارا ... یہ سوالیہ نشان یہ معنی رکھتا ہے کہ پس جب کبھی بھی تمہارے پاس کوئی رسول آیا اور تم نے تکبر سے اس کو رد کر دیا اس وجہ سے کہ تم ... پھر کیا ہوا؟ ففریقًا کذبتم بعض کو ان میں سے تم نے جھٹلا دیا اور بعض کو تم نے قتل کر دیا۔

اب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہم جانتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تورات نازل ہو چکی تھی اور حضرت موسیٰ پہلے نبی بنائے گئے آپ کی زندگی میں آپ کی ... حضرت ہارون کو نبی بنایا گیا حضرت موسیٰ پر تورات کا نزول اور حضرت ہارون کے نبی بنائے کے درمیان ... وقفہ تھا اس ... میں تحریف ہو چکی تھی تورات کی کلام الٰہی کو بدل دیا گیا تھا بھول گئے تھے حضرت موسیٰ اس تعلیم کو کوئی ایک ... جو یہاں بیان کی گئی ہے۔

پھر حضرت داؤد پر ہم غور کرتے ہیں کیا حضرت داؤد تشریف لائے اگر یہ کہیں کہ حضرت موسیٰ اور داؤد کے زمانہ میں کوئی وقفہ تھا اور حضرت داؤد اس وقت آئے جبکہ تحریفات ہو چکی تھیں۔ تو حضرت سلیمان اور داؤد کے درمیان کون سا واقعہ تھا۔ حضرت داؤد کے بعد حضرت سلیمان کو کیوں نبی بنایا گیا کون سی تحریفات اور یہیں کر دی گئی تھی حضرت داؤد کی زندگی میں اور کون سی تحریف اس اصلاح کے بعد کر دی گئی تھی جو حضرت داؤد نے ... سے عہد نامے میں کر دی تھی۔ الکل لغو اور بے معنی خیال ہے کوئی بھی حقیقت نہیں ہے اس دعوے کی۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور کی طرف واپس جائیے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے آپ کے بعد آپ کے بیٹے کو نبی بنایا گیا۔ اب ان دونوں کے درمیان کونسا واقعہ تھا کونسی حضرت ابراہیم کی تعلیم کو مٹا دیا گیا، بھلا دیا گیا، تبدیل کر دیا گیا اگر ایسا ... کے بعد حضرت اسحاق کی ضرورت پیش آئی۔ اور پھر وہی تعلیم کہ حضرت اسحاق ... ابھی آنکھیں بند

نہیں کی تھیں کہ آپ کی قوم نے آپ کی تعلیم کو بھی بگاڑ دیا نعوذ باللہ من ذالک اور پھر اس کے بعد یعقوب کی ضرورت پیش آگئی۔ اور پھر وہی ظلم کہ یعقوب ابھی زندہ تھا کہ اس کی تعلیم بگاڑ دی گئی اور آنکھیں بند کرتے ہی یوسف کی ضرورت پیش آگئی جتنے دعوے کئے گئے ہیں سارے ہی جھوٹے اور بے بنیاد ہیں لغو ہے محض قرآن کریم کی طرف بے دھڑک غلط باتیں منسوب کی گئی ہیں۔ اس سے زیادہ اس قرطاس ابیض کی اور کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ قرآن کریم غیر متبدل ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ غیر متبدل ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ غیر متبدل ہونے کی وجہ سے کسی مصلح کی ضرورت نہیں، کسی نبی کی ضرورت نہیں، کسی اصلاح کرنے والے مذکی کی ضرورت نہیں، کسی تعلیم دینے والے کی ضرورت نہیں، کسی معجزہ دکھانے والے کی ضرورت نہیں۔ اس دعوے کو قرآن کریم رد فرما دیتا ہے قرآن کریم کی زبان میں سنئے کہ کیا وقت آنے والا تھا اور امت محمدیہ نے اس قرآن کریم سے کیا سلوک کرنا تھا سورۃ الفرقان آیت ۳۱ میں لکھا ہے :-

" وقال الرسول یٰرب ان قومی اتخذوا ھٰذا القراٰن مھجورًا "

کتنا

دردناک شکوہ

ہے جو اپنی ہی امت کے بعد میں آنے والوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرمائیں گے۔ اپنے رب سے عرض کریں گے کہ اے میرے آقا کیسا ظلم ہو رہا ہے؟ اس قرآن کو ان لوگوں نے چھوڑ دیا۔ اور مہجور کی طرح چھوڑ دیا۔ کتنا دردناک شکوہ ہے جو ایک امت سے ہی کو ایک امت سے ہو سکتا ہے مگر ... تمام انبیاء کی شان، سارے انبیاء کی روح، صفات انبیاء کے ... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ... کے متعلق یہ شکوہ خدا کے حضور عرض کریں گے اور اس کی تشریح کیا ہے؟ ... آنحضور کی زبان سے خود سنئے۔

فرماتے ہیں :-

یاتی علی الناس زمانٌ لا یبقی من الاسلام الا اسمہٗ ولا یبقی من القراٰن الا رسمہٗ۔

کہ اسے افسوس ایک زمانہ آنے والا ہے ... لا یبقی من الاسلام الا اسمہٗ۔ اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ ولا یبقی من القراٰن الا رسمہٗ۔ اور قرآن صرف تحریری صورت میں نظر آئے گا میری امت کے اندر اعمال کی شکل میں ... کی صورت میں میری امت کی رگوں میں دوڑتے ہوئے خون کی صورت میں تم اس کو نہیں دیکھو گے۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم فرع کافی جلد ۳ کتاب فضل ...)

(باقی آئندہ)

کلامِ امام ایدہ اللہ تعالیٰ

" وقت ہے وقت مسیحا کسی اور کا وقت
کوئی ہیں یہ تیرا شکر ... ... والے
اچھین لے ان سے زمانے کی عنان مالک وقت
بیٹھے پھرتے ہیں کم اوقات زمانے والے
چشم گریاں نے کبھی پھر نہیں دیکھے وہ لوگ
آئے پہلے کبھی تو تھے آ کے نہ جانے والے "

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ... ۱۹۸۵ء)

(قسط دوم)

تحریک احمدیت پر تنقید کا علمی جائزہ

از محترم ... دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت۔ ربوہ

پہلا اعتراض

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کی معاذ اللہ بے ادبی کی ہے۔

جواب:- یہ ایک بے بنیاد الزام ہے جو محض عیسائی دنیا کی خوشنودی کے لئے تراشا گیا ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"جس حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں تو پھر کیونکر ہمارے قلم سے اُن کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں۔" (کتاب البریہ صفحہ ۹۳)

جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ حضرت اقدس نے موجودہ اناجیل کی رُو سے پادریوں کے خیالی اور مزعومہ خداوند مسیح کا فوٹو پیش کیا ہے تو اس کی تمام تر ذمہ داری انیسویں صدی کے پادریوں پر عائد ہوتی ہے جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:-

"ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال اُن پر ظاہر کریں۔" (ضمیمہ انجام آتھم" حاشیہ ص ۸-۹)

نیز فرمایا:-

"هٰذا ما كتبنا من الاناجيل على سبيل الالزام و انّا نكرم المسيح و نعلم انه كان تقيًّا و من الانبياء الكرام" (ترغیب المومنین صفحہ ۱۹ حاشیہ)

ترجمہ:- ہم نے یہ سب باتیں ازرُوئے اناجیل الزامی جواب کے رنگ میں لکھی ہیں۔ ورنہ ہم تو حضرت مسیح کی عزت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ آپ پارسا اور برگزیدہ نبیوں میں سے تھے۔

عشقِ رسول کے نزدیک ان الزامی جوابات کو جہاد باللسان کا درجہ حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فتنۂ تثلیث کی سرکوبی کے لئے حضرت مولوی آلِ حسن صاحب[1]، حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی[2]، حضرت مولانا رحمت اللہ قریشی عثمانی دہلوی[3] اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی[4] بانی دارالعلوم دیوبند جیسے اکابر بزرگوں نے اس کا استعمال ضروری سمجھا اور اس سے ثابت ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور غیور فرزند جرنیل بھی تھے اور اپنے دور کے مجاہد اعظم بھی!

دوسرا اعتراض

"احادیث نبوی سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول نبی نہیں ہو کر آنے والے شخص کی حیثیت سے نہیں ہوگا نہ ان پر وحی ہوگی۔" (ملخص)

جواب:- خدا کے مقدس نبی ہرگز نہیں ... نبوت سے معزول نہیں ہو سکتے۔ اور پھر مسیح بن مریم کے لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلم شریف کتاب الفتن میں) چار بار نبی اللہ کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور پیشگوئی فرمائی ہے کہ آپ پر وحی بھی نازل ہوگی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید نے قیامت تک کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ بیان سورۂ مریم میں ریکارڈ کر دیا ہے۔ کہ

"وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِي مُبَارَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ"

میں جہاں کہیں بھی ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی اور بابرکت وجود بنایا ہے۔ الغرض عقل، حدیث اور قرآن کی آسمانی روشنی کے سامنے یہ تاریک خیال ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ اب اس سوال کا جواب دوسروں کے ذمہ ہے کہ اگر یہودی اُمت کے مسیح نبی اللہ ہی دوبارہ تشریف لے آئے تو "غیر مشروط آخری نبی" کون ہوگا؟

تیسرا اعتراض

نبی کے آنے سے اُمت بھی بدل جاتی ہے لہٰذا احمدی ایک مستقل اور جداگانہ اُمت ہیں اور ان کا دوسروں کو کافر کہنا بھی اسی وجہ سے ہے۔

جواب:- اعتراض ایک ہے مگر مغالطے تین ہیں۔

اوّل:- اُمت صرف نئی شریعت کے ظہور سے بدلتی ہے۔ ورنہ نبیوں کی طرح اُمتوں کی تعداد بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار تسلیم کرنا ہوگی۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر حضرت شعیب تک جن انبیاء کا ذکر ہے اُن میں سے کوئی بھی کسی نئی اُمت کا بانی نہیں تھا۔ حضرت موسیٰ ایک شارع نبی تھے اس لئے اُن کے ذریعہ ایک جدید اُمت کا قیام ہوا لیکن نہ صرف آپ کے ہمعصر نبی حضرت ہارون آپ کی اُمت میں شامل تھے بلکہ سورۂ مائدہ: ۴۵ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو متعدد ایسے نبی ہوئے جو تورات کے تابع فرمان تھے اور اس کے مطابق فیصلہ کیا کرتے تھے۔

دوم:- محدث اُمت حضرت امام علی القاری[5] شارح مشکوٰۃ کے نزدیک آیت خاتم النبیین کے معنی ہی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا اُمتی نہ ہو[6]۔ اور یہ حقیقت سورج کی طرح بالکل واضح اور نمایاں ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ "نبی" کا نہیں "اُمتی نبی" کا ہے اور آپ کا عقیدہ ہے کہ

"نوع انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔" (کشتی نوح ص ۱۳)

آپ کا مشہور شعر ہے۔

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اس روشن کتاب (قرآن) سے ایک قدم بھی دُور رہنا ہمارے نزدیک کفر و زیاں اور ہلاکت ہے۔

اور آنحضرت صلعم کی نسبت فرماتے ہیں

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
("سراج منیر")

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشاد کی پیروی ہماری فطرت میں ہے۔ آنحضور کے ہر ایک فرمان پر ہمارا پورا پورا ایمان ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اس عقیدہ و مسلک کے باوجود اگر ایک الگ اور مستقل اُمت کا بانی قرار دیا جائے تو اس کے منطقی نتیجہ کے طور پر ماننا پڑے گا کہ اس زمانہ میں ملت اسلامیہ کا فرد صرف وہی ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے برعکس نظریہ رکھے اور قرآن و سنت کا باغی ہو۔ ع

مستوجب اگر نظر خدا کیلئے ور سید الخلق مصطفیٰ کیلئے

سوم:- حدیث نبوی ہے "من خرج من الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الاسلام من رأسه"[1] کہ جو شخص ایک بالشت بھر بھی الجماعۃ سے خروج کرتا ہے وہ اپنے سر سے اسلام کا رسّہ اتار پھینکتا ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث اپنی مسند میں درج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ارشاد فرمایا تو کسی شخص نے پوچھا کیا اگرچہ وہ نماز و روزہ کا بھی پابند ہو؟ فرمایا خواہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے لیکن ساتھ ہی ہدایت فرمائی "فادعوا المسلمين باسمائهم ... تسمّوا باسم الله الذي سماكم عباد الله المسلمين المؤمنين" فرمایا لیکن تم انہیں اسی نام سے یاد کرو جس سے اللہ نے تم کو موسوم کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مسلم و مومن بندے۔

حضرت مسیح موعود کا لٹریچر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک کی عکاسی کرتا ہے۔ آپ کی کتابوں میں اُن عام مسلمانوں کو جو جماعت احمدیہ میں شامل نہیں مسلمان کہہ کر ہی خطاب کیا گیا ہے۔ اور "اُمتی نبی" کی حیثیت سے آپ کو بھی ربانی حکم ملا ہے چنانچہ آپ کو الہام ہوا۔

۱- ع مسلماں را مسلماں باز کردند[2]

۲- رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ[3]

---

[1] ملاحظہ ہو آپ کی کتاب "استفسار" صفحہ ۱۰۷-۱۳۳-۲۳۶-۲۳۹-۳۴۹-۴۱۶-۴۱۷

[2] رود کوثر صفحہ ۵۶۷-۵۶۸ (از شیخ محمد اکرام ایم اے مؤرخ پاکستان) [3] "ازالۃ الاوہام" فارسی صفحہ ۲۵-۳۷ (از مولانا رحمت اللہ) اظہار الحق فارسی جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ (از مولانا رحمت اللہ) ۱۳۰۱ھ مطبوعہ ترکی

[4] "ہدیۃ الشیعہ" صفحہ ۲۲۴-۲۲۵ (از حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی)

[5] مباحثہ دینی مع نکمۂ حضرت حافظ ولی اللہ اور پادری عماد الدین کا مباحثہ امرتسر ۱۸ مارچ ۱۸۸۶ء از مطبع مصطفائی لاہور

[6] "موضوعات کبیر" صفحہ ۵۸-۵۹ ۱۳۱۵ھ مطبع مجتبائی

---

[1] "مسند احمد بن حنبل" جلد ۵ صفحہ ۳۴۴

[2] "حقیقۃ الوحی" صفحہ ۱۰۷ مطبوعہ ۱۹۰۷ء

[3] براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ ۲۴۲

۳۔ "سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علی دین واحد" [۱]

حضرت بانی سلسلہ کو خدا اور مصطفیٰ کے ان ارشادات کی تعمیل کے "جرم" میں بیگانوں نے آپ کو تختہ دار پر لٹکا دینے کا منصوبہ باندھا اور اپنوں نے فتاویٰ تکفیر سے استقبال کیا۔ فرمایا [۲]

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

چوتھا اعتراض

احمدیوں کا کلمہ ہے لا الٰہ الا اللّٰہ احمد رسول اللّٰہ [۳]۔ اور جب وہ "محمد رسول اللّٰہ" پڑھتے ہیں تو اس سے ان کی مراد مرزا صاحب کا وجود ہوتا ہے [۴]۔ "قادیانی فرقہ نے کلمہ طیبہ کے ساتھ "ان عبدك المسيح الموعود" کا اضافہ کر دیا ہے [۵]

جواب:۔ قطع نظر اس کے کہ یہ عجیب و غریب اعتراض متعدد تضادات کا ملغوبہ ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر احمدیوں کا کلمہ واقعی جدا یا اضافہ شدہ ہے تو اسے مٹانے کی ہمارے "محسن" اور "کرم فرماوں" کو ضرورت کیوں پیش آئی؟ اسی طرح یہ دعوٰی ہے کہ حضرت بانی سلسلہ یا جماعت احمدیہ کے نزدیک کلمہ طیبہ میں "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مراد نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب کی ذات ہے، محض ایک مفروضہ ہے جس کا مقصد دنیا کے ایک کروڑ کلمہ گو اور زخم رسیدہ احمدیوں کی نمک پاشی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"جتنے نبی اس نے بھیجے ...... ان کی خدمت یہی تھی کہ لا الٰہ الا اللّٰہ کا مضمون زمین میں چمکے جیسا کہ وہ آسمان پر چمکتا ہے۔ ان سب میں بڑا وہ ہے جس نے اس مضمون کو بہت چمکایا۔ اس نے پہلے الہوں کی کمزوری ثابت کی اور علم اور طاقت کے رو سے ان کا ہیچ ہونا ثابت کیا اور جب سب کچھ ثابت کر چکا تو پھر اس فتح نمایاں کی ہمیشہ کے لئے یادگار یہ چھوڑی کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ اس نے صرف بے ثبوت دعویٰ

---

[۱] تذکرۃ الشہادتین ۲۲ نومبر ۱۹۰۵ء
[۲] اشتہار شائع کردہ "تحفظ ختم نبوت"
[۳] اخبار جنگ لاہور ۹ نومبر ۱۹۸۲ء کالم ۲
[۴] "فرقے اور مسالک" صفحہ ۲۹۳ از بلال زبیری ناشر جھنگ ادبی اکیڈیمی جھنگ صدر اگست ۱۹۸۲ء

کے طور پر لا الٰہ الا اللّٰہ نہیں کہا بلکہ اس نے پہلے ثبوت دے کر اور باطل کا بطلان دکھلا کر پھر لوگوں کو اس طرف توجہ دی کہ دیکھو اس خدا کے سوا اور کوئی خدا نہیں جس نے تمہاری تمام قوتیں توڑ دیں اور تمام شیخیاں نابود کر دیں۔ سو اس ثابت شدہ بات کو یاد دلانے کے لئے ہمیشہ کے لئے یہ مبارک کلمہ سکھلایا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

("مسیح ہندوستان میں" صفحہ ۵)

پس یہ مبارک کلمہ دنیا بھر کے احمدیوں کے دل پر نقش ہے اور ان کی روح اور جان ہے عرب و عجم اور مشرق و مغرب کا ہر احمدی آروں سے چیرا جانا تو گوارا کر سکتا ہے مگر اس مقدس کلمہ کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتا اور نہ مندرجہ ذیل جعلی اور خود ساختہ کلموں پر ہی ایمان لا سکتا ہے۔

۱۔ "لا الٰہ الا اللّٰہ چشتی رسول اللّٰہ" [۱]
۲۔ لا الٰہ من کان الا اللّٰہ تو نہ کان" [۲]
۳۔ لا الٰہ الا اللّٰہ نور پاک محسن مہدی رسول اللّٰہ" [۳]
۴۔ "لا الٰہ الا اللّٰہ انگریز رسول اللّٰہ" [۴]

پانچواں اعتراض

مرزا صاحب نے قادیان کی سرزمین کو مکہ کی سرزمین کے مساوی قرار دیا۔ اپنی مسجد کو مسجد اقصیٰ قرار دیا [۵]۔ انہوں نے صاحبزادہ عبد اللطیف کو قادیان بھیجا کہ وہ حج کرے [۶]۔ اپنے دعوے کے مطابق وہ نبی اکرم کے برابر تھے [۷]۔ ان کا دعوے ہے کہ ان پر تین لاکھ آیات کی وحی اتری جن میں سے پچاس ہزار مختلف ذرائع سے روپیہ (جمع) کرنے سے متعلق تھیں [۸]۔

جواب:۔ کتاب اللہ کی آسمانی عدالت کا صریح حکم ہے کہ "یا ایھا الذین امنوا لا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی (المائدہ: ۹)۔

---

[۱] "سفینۃ العارفین" صفحہ ۳۱ (شہزادہ محمد دارا شکوہ قادری) ناشر پروگریسو بکس بند کشمیری بازار لاہور۔
[۲] حق نمائے اردو ترجمہ نور الہدیٰ تصنیف حضرت سلطان باہو حاشیہ مترجم فقیر نور محمد سروری صفحہ ۱۲۳ طبع پنجم ۱۹۷۵ء
[۳] ذکری مذہب صفحہ ۷۱ (مولانا عبد المجید نقشبندی) ناشر تنظیم اصلاح المسلمین تربت مکران بلوچستان ۱۹۷۸ء
[۴] رسالہ "سلسبیل" لاہور نومبر ۱۹۷۶ء صفحہ ۳۰
[۵]، [۶]، [۷]، [۸] اخبار جنگ ۷ نومبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۲

اے مومنو! کسی گروہ کی مخالفت تم کو اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم بے انصافی پر اتر آؤ۔ عدل و انصاف پر قائم رہو کہ یہی قرین تقوی ہے۔ اس فرمان شاہی کا کم از کم تقاضا یہ ہے کہ کسی تحریک یا مسلک کے خلاف قلم اٹھانے سے قبل اس کے لٹریچر کا براہ راست مطالعہ کیا جائے۔ مگر جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے۔ عملاً اس کی تحقیق کا نقطہ معراج یہ سمجھا جا رہا ہے کہ پروفیسر الیاس برنی صاحب کی کتاب "قادیانی مذہب" [۱] پر اندھا دھند ایمان لایا جائے جس کے متعلق برصغیر کے بعض چوٹی کے مبصرین اور ناقدین کی یہ بے لاگ رائے ہے کہ "جس حد تک بانی احمدیت کی زندگی و تعلیم احمدیت کا تعلق ہے وہ تلبیس و کتمان حقیقت کے سوا کچھ نہیں۔" [۲] اور ملک محمد جعفر خان مصنف کتاب "احمدیہ تحریک" کا بیان ہے کہ

"مجھے سب سے زیادہ مایوسی پروفیسر الیاس برنی کی کتاب "قادیانی مذہب" کے مطالعہ سے ہوئی۔ کئی لوگوں سے میں نے اس کتاب کی تعریف سنی تھی۔ پھر مصنف کی نسبت معلوم ہوا کہ وہ مولوی نہیں ہیں بلکہ کالج کے پروفیسر ہیں اور وہ بھی اقتصادیات کے۔ اس سے مجھے خیال پیدا ہوا کہ انہوں نے مولویوں کے طرز تحریر سے مختلف انداز اختیار کیا ہوگا اور متنازعہ امور پر مدلل اور سائنٹفک طریق پر بحث کی ہوگی۔ لیکن کتاب پڑھنے سے یہ خیال غلط نکلا۔ کتاب کے محاسن میں سب سے بڑی بات یہ بیان کی گئی ہے کہ مصنف نے اپنی طرف سے بہت کم لکھا ہے۔ بے شک یہ دعوے درست ہے پروفیسر صاحب نے صرف کہیں کہیں مختصر سی تنقید کی ہے۔ لیکن مصنف نے جو چند جملے اور ابواب اور پیروں کے عنوان دلآزاری کے کامیاب نمونے ہیں۔ بہ حیثیت مجموعی یہ کتاب کسی قابل تعریف مقصد کو حاصل نہیں کرتی اور نہ یہ کسی ایسے مقصد کے لئے لکھی گئی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ کتاب میں یہ نہیں بتاتی کہ بنیادی متنازعہ امور کی نسبت فیصلہ کیا درست ہے یا کم از کم اس تک پہنچنے کے لئے صحیح انداز فکر اور استدلال کیا ہے۔" [۳]

---

[۱] اس کتاب کا بصیرت افروز محققانہ جواب "بشارت احمد" اور "تصدیق احمدیت" کی صورت میں سید بشارت احمد صاحب وکیل حیدر آباد دکن کے قلم سے مدت ہوئی چھپ چکا ہے۔
[۲] ملاحظہ ہو "نقوش" لاہور شخصیات نمبر صفحہ ۶۱
[۳] احمدیہ تحریک صفحہ ۱۲۰-۱۲۱ ناشر سندھ ساگر اکادمی لاہور ۱۹۵۸ء

اب واضح ہو کہ متذکرہ بالا اعتراض کے تمام اجزاء (بلکہ کئی اور اعتراضات بھی جن کا ذکر آگے آ رہا ہے) اسی دلآزار کتاب سے لئے گئے ہیں۔ جس کی غرض و غایت "تلبیس و کتمان حقیقت کے سوا کچھ نہیں"۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود جیسے بے مثال عاشق رسول پر یہ سراسر الزام ہے کہ گویا آپ نے قادیان کو مکہ کے مساوی قرار دیا ہے حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے آپ ایک عربی قصیدہ میں اس مقدس ترین بستی کا ذکر کس والہانہ انداز میں فرماتے ہیں؟

شَمْسُ الْهُدٰى طَلَعَتْ لَنَا مِنْ مَّكَّةَ
عَيْنُ النَّدٰى نَبَعَتْ لَنَا بِحِرَاءِ
ضَاهَتْ اَيَاةُ الشَّمْسِ بَعْضَ ضِيَاءِهٖ
فَاِذَا رَاَيْتُ فَهَاجَ مِنْهُ بُكَائِيْ [۱]

آفتاب ہدایت ہمارے لئے مکہ سے طلوع ہوا اور چشمہ سخاوت ہمارے لئے غار حراء سے پھوٹا۔ دوپہر کے آفتاب کی شعاع اس کے بعض نور سے کچھ ہی مشابہت رکھتی ہے لیکن اس آفتاب کے نور انور کو جب میں دیکھتا ہوں تو زار و قطار رونے لگتا ہوں۔

(باقی ۔ پانچویں اعتراض کا جواب جاری ہے)

---

[۱] "انجام آتھم" ۔ درثمین عربی مترجم صفحہ ۱۹۱ مطبوعہ کتاب گھر قادیان ۱۹۲۲ء

درخواست ہائے دعا

• عزیز محمد ابراہیم شاہ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان امتحان میں نمایاں کامیابی، دینی و دنیوی ترقیات اور کامیاب داعی الی اللہ بننے کے لئے • مکرم عبد العزیز صاحب شاہد مشنری انچارج فجی اپنے اہل و عیال اور افراد جماعت احمدیہ فجی کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

• مکرم محمد سعید صاحب کانپوری ساکن اورنگ آباد (مہاراشٹرا) بغرض تحریک دعا مختلف مدات میں کچھ رقم ارسال کر کے اپنی بیٹی عزیزہ عشرت جہاں سلمہا کی شادی جو بتاریخ ۳۰/۶/۸۵ عزیز محمد عبد العزیز صاحب ابن مکرم عبد المجید صاحب ساکن عثمان آباد سے ہوگی، کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے • مکرم عبد المجید صاحب ٹاک وکیل یاری پورہ (کشمیر) اپنے بھتیجے عزیز آرام محمد ٹاک ابن مکرم حبیب اللہ صاحب ٹاک جس نے میٹرک کا امتحان بفضلہ تعالیٰ ۴۸۹ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے کی دینی و دنیوی ترقیات اور آئندہ مزید اعلیٰ کامیابی کے حصول کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

جماعتوں میں ماہِ رمضان المبارک کے پُر کیف لیل و نہار

— مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس رقمطراز ہیں کہ رمضان المبارک کے ایام میں دو مقامات پر نمازِ تراویح کا انتظام کیا گیا۔ خاکسار اور مکرم مولوی محمد علی صاحب فاضل کو نمازِ تراویح پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ درس و تدریس کا انتظام بھی تھا۔ بعض احباب نے افطاری کا انتظام بھی کیا ہُوا تھا جن کے نام یہ ہیں:۔

مکرم قیصر محمود صاحب۔ مکرم محمد احمد اللہ صاحب۔ مکرم نور محمد صاحب۔ اور مکرم حسن ابراہیم صاحب۔ فجزاہم اللہ تعالےٰ۔

اِسی ماہِ مبارک میں خاکسار کو قرآن مجید کا ایک سیپارہ تامل میں ترجمہ کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مورخہ ۲۰/۵/۸۵ کی صبح ۲۵–۷ بجے آل انڈیا ریڈیو مدراس سے احمدیہ ریڈیو مونیٹر ایسوسی ایشن کی طرف سے عید الفطر کے عنوان پر ایک پروگرام نشر ہُوا۔ جس میں رمضان المبارک اور عید الفطر کے موضوع پر ایک تقریر نشر ہوئی۔

عید الفطر کی نماز خاکسار نے پڑھائی بعدہٗ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک وجد آفریں خطبہ اور بعدہٗ اس کا تامل ترجمہ پڑھ کر سُنایا۔ نماز اور خطبہ کی کارروائی کو ٹیلی ویژن کے نمائندوں نے ٹیلی کاسٹ کیا۔ اور ان کے مناظر دکھائے گئے۔ احمدی مرد و زن کے علاوہ غیر مسلم احباب بھی اس تقریب میں موجود تھے۔ اس ماہِ مبارک میں لٹریچر بھی کثیر تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ مکرم محمد عصمت اللہ صاحب کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

— مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد اطلاع دیتے ہیں کہ حیدر آباد میں تین مقامات پر نمازِ تراویح کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اخباروں نے بھی اس خبر کو نشر کیا۔ خاکسار اور مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس معلم وقفِ جدید نے قرآن و حدیث کا درس دینے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور کے ایمان افروز خطبات کے کیسٹ بھی سُنائے جاتے رہے۔ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس سی، مکرم بشیر الدین الٰہ دین صاحب۔ مکرم واصف احمد صاحب القادری۔ مکرم سید لیٰسین احمد صاحب۔ مکرم محمد امام صاحب غوری اور مستورات میں بیوہ مکرم حکیم محمد عبد الصمد صاحب مرحوم اور بیوہ مکرم بشیر احمد صاحب کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۲۹ر رمضان المبارک کو محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے افرادِ جماعت کو تزئین افطاری سے سرفراز فرمایا۔ اور اجتماعی دُعا کروائی۔ اجتماعی افطاری کا انتظام بھی کیا گیا۔ خاکسار نے نمازِ عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔

— مکرم صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ شیموگہ رقمطراز ہیں کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نمازِ تراویح اور نمازِ تہجد ادا کی جاتی رہیں۔ قرآن کریم کا درس دینے کی سعادت عاجز کو حاصل ہوئی جبکہ حدیث شریف کا درس دینے کا شرف مکرم ریاض الصالحین صاحب کو حاصل ہُوا۔

مورخہ ۲۹ر رمضان المبارک کو بعد نمازِ عصر تا مغرب قرآن کریم کا درس ختم کرنے کے بعد اجتماعی دُعا کروائی گئی۔ افطاری کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ خاکسار نے نمازِ عید پڑھائی۔ اور خطبہ دیا۔ تین غیر از جماعت افراد نے بھی ہمارے ساتھ نماز ادا کی۔

— مکرم مولوی محمد عمر صاحب نیاپوری مبلغ اناریسی تحریر کرتے ہیں کہ ماہِ رمضان میں نمازِ تراویح اور درسِ قرآن مجید کا اہتمام کیا گیا۔ عید الفطر کے موقعہ پر مکرم مفضل حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ نے اپنی دُکان پر ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا جس میں کثیر تعداد میں غیر مسلم دوستوں کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔ اِس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خاکسار نے عید الفطر کا فلسفہ اور قومی یکجہتی کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور کا کیسٹ بھی سُنایا گیا۔

— مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب گلبرگہ سے رقمطراز ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں نمازِ تراویح اور درس و تدریس کا انتظام کیا گیا۔ مکرم غلام محی الدین صاحب مرحوم کے خاندان کے افراد نے جملہ انتظامات کے سلسلہ میں بھرپور تعاون دیا۔ مکرم غلام حمید الدین صاحب نے نمازِ عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ بعدہٗ مکرم صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ نے اجتماعی دُعا کروائی۔

— مکرم کے عبد السلام صاحب خانپور ملکی سے اطلاع دیتے ہیں کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں قرآن و حدیث کے درس دینے کا اہتمام کیا گیا جس کی سعادت خاکسار کو نصیب ہوئی۔ نمازِ تہجد اور نمازِ تراویح کا بھی انتظام تھا۔ مورخہ ۲۰/۶/۸۵ کو بوقت ۹½ بجے صبح خاکسار نے نمازِ عید پڑھائی۔ اور خطبہ دیا۔ بعدہٗ اجتماعی دُعا ہوئی پھر تمام احباب نے ایک دوسرے سے گلے مِل کر عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔

— مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ یادگیر (کرناٹک) لکھتے ہیں کہ رمضان المبارک کے ایام افرادِ جماعت نے عبادات۔ ذکرِ الٰہی تلاوتِ کلامِ پاک۔ نوافل و تہجد گزاری اور صدقہ و خیرات کے علاوہ دیگر نیک اعمال بجا لانے میں گزارے۔ مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری اور خاکسار نے اِس مہینہ میں نمازِ فجر کے بعد حدیث شریف کا اور بعد نمازِ عصر قرآن شریف کا درس دیا نیز بعد نمازِ تراویح خدام الاحمدیہ کے تربیتی نصاب کا درس دیا۔ باجماعت نمازِ تہجد اور تراویح پڑھانے کی سعادت بھی ملی۔

احباب کی طرف سے اجتماعی سحری کا انتظام بھی کیا جاتا رہا۔ اِرسال سحری پکانے کی نگرانی مکرم عبد الصمد صاحب کرتے رہے۔ اور مکرم مبارک احمد صاحب شحنہ۔ مکرم ظفر احمد صاحب شحنہ۔ مکرم حامد اللہ صاحب غوری اور مکرم عبد اللہ صاحب قریشی معاون کے طور پر کام کرتے رہے۔ افطاری کے کھانے کا بھی بعض ذی حیثیت احباب انتظام کرتے رہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی کے علاوہ حسبِ سابق غُرباء میں نقدی اور پارچہ جات بھی تقسیم کئے گئے۔ دورانِ ماہ خدام نے یومِ والدین کے سلسلہ میں جلسہ کا اہتمام بھی کیا۔ خدام نے "ایکطرفہ ظلم کا آسان فیصلہ" فولڈر بھی تقسیم کیا۔ نمازِ عید محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت نے پڑھائی۔ خطبۂ عید کے بعد اسلام و احمدیت کی ترقی اور حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے اجتماعی دُعا کی گئی۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برائے صوبہ یو۔پی۔ بہار۔ بنگال۔ اڑیسہ

مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر بطور نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ درجِ ذیل پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۳/۶/۸۵ سے صوبہ جات یو۔پی۔ بہار۔ بنگال اور اڑیسہ کی مجالس کا دَورہ شروع کر رہے ہیں۔ موصوف اپنے اِس دَورہ میں مجلس کے تمام چندہ جات کی وصولی۔ تشخیص بجٹ۔ تکمیل فہرست تجنید۔ پڑتال حسابات اور دیگر تنظیمی اُمور سرانجام دیں گے۔ جملہ قائدین علاقائی، قائدین مجالس، مبلغین و معلّمین کرام اور خدام بھائیوں سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ اہم مجلسی اُمور کی انجام دہی میں نمائندہ مجلس مرکزیہ کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ فجزاہم اللہ خیرًا۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۳ ۶/۸۵	خانپور ملکی	۷ ۸/۸۵	۲	۹
دہلی۔غازی آباد	۱۴ ۶/۸۵	۳	۱۷	جمشید پور براستہ بھاگلپور	۱۰	۲	۱۲
سانڈھن	۱۷	۲	۱۹	موسابنی	۱۲	۳	۱۵
صالح نگر	۱۹	۱	۲۰	راوڑکیلہ	۱۵	۲	۱۷
علی گڑھ۔سُبحان	۲۱	۱	۲۲	کلکتہ	۱۸	۵	۲۳
امروہہ	۲۲	۲	۲۴	سورو	۲۳	۱	۲۴
شاہجہانپور کٹشیا	۲۴	۲	۲۶	بھدرک	۲۴	۲	۲۶
لکھنؤ	۲۶	۱	۲۷	کٹک	۲۶	۲	۲۸
کانپور	۲۷	۲	۲۹	کرڈاپلی پینکائی	۲۸	۳	۳۱
راٹھ	۲۹	۱	۳۰	سونگھڑہ	۳۱	۲	۲ ۹/۸۵
مُسکرا	۳۰	۱	۳۱	کیندراپاڑا	۲ ۹/۸۵	۱	۳
فیض آباد براستہ کانپور	۱ ۸/۸۵	۱	۲	بھوبنیشور	۳	۲	۵
بنارس	۲	۱	۳	کیرنگ	۵	۳	۸
پٹنہ	۳	۱	۴	کلکتہ	۹	۲	۱۱
مونگھیر	۴	۱	۵	قادیان	۱۳ ۹/۸۵	-	-
بھاگلپور۔ بڑہ پورہ	۵	۲	۷				

تصحیح

بدر پرچہ ۱۳؍ احسان (جون) صفحہ ۱۵ کالم ۲ کی سطر نمبر ۱۵ و ۱۶ میں "مگر تہجد کی نماز بہرحال تراویح کی نماز سے افضل ہے" کی بجائے سہو کتابت سے "مگر تہجد کی نماز بہرحال تراویح کی نماز سے افضل نہیں ہے؟" لکھی گئی ہے۔ ادارہ اس فروگزاشت کے لئے معذرت خواہ ہے۔ اور قارئین سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے اپنے پرچہ میں اس غلطی کی تصحیح فرمالیں۔ (ایڈیٹر)

دعائے مغفرت

(۱) افسوس! میرے والد محترم محمود الحسن صاحب ساکن خانپور ملکی (بہار) ایک لمبی اور صبر آزما علالت کے بعد مورخہ ۶؍۶؍۸۵ بروز جمعرات بوقت ڈیڑھ بجے دن اس دنیائے فانی سے رحلت فرما کر عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم والد صاحب مرحوم خانپور ملکی کے دیرینہ اور مخلص احمدیوں میں سے تھے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی تقویٰ، عبادت گزاری اور خدمت سلسلہ میں بسر کی اور ہمارے لئے بھی ان نیکیوں کو اختیار کرنے کا ایک بہترین نمونہ چھوڑا۔ قارئین سے دعاؤں کا ملتجی ہوں کہ مولا کریم اپنے فضل سے محترم والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ انہیں بلندی درجات سے نوازے اور ہمیں اس صدمہ جانکاہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ۔ سید آفتاب احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ حاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسماعیل شریف صاحب آف ساگر مورخہ ۲۸؍۵؍۸۵ کو بعمر قریباً پچانوے سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور سلسلہ کا درد رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرکزی نمائندگان کی آمد پر خوشی محسوس کرتیں اور ان سے دعا کی خواستگار ہوتیں۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو بفضلہ تعالیٰ سب کے سب صاحب اولاد ہیں۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے اور ہمیں صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار ۔ حشمت النساء اہلیہ مکرم سید ناصر احمد صاحب مرحوم شیموگہ

(۳) افسوس میرے چچا مکرم محمد الیاس صاحب مورخہ ۱۹؍۶؍۸۵ کو شام ۵ بجے ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اگلے روز نماز عید کے بعد مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ نیز ایک لڑکا اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ قارئین بدر سے محترم چچا مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے نیز خود کی پریشانیوں کے ازالہ اور صحت و عافیت کے لئے دعاؤں کی خواستگار ہوں۔

خاکسار ۔ نصیرہ خاتون ۔ نائب سیکرٹری بریلی۔

درخواست ہائے دعا

○ مکرمہ اختر الاسلام صاحبہ والدہ مکرم شہزادہ پرویز احمد صاحب کلکتہ کو دل کا حملہ ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے چلنے پھرنے سے بھی منع کر رکھا ہے سخت کمزوری واقع ہو گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

○ محترمہ حشمت النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سید ناصر احمد صاحب مرحوم آف شیموگہ بمقصد ... روپے مد نشر و اشاعت میں ادا کر کے اپنے کاروبار میں برکت، قرضہ سے نجات، اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ مکرم محمود احمد صاحب قریشی ... (کشمیر) اپنے بیٹے عزیز طارق محمود سلمہٗ جس نے ۴۴

پروگرام دورہ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نمائندہ نظارت تعلیم

مدرسہ احمدیہ قادیان جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی۔ اس کے ذریعہ سے نہایت عظیم الشان طور پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی علمی، تبلیغی اور تربیتی ضروریات پوری ہو رہی ہیں۔ اس نہایت اہم اور بابرکت ادارہ کی توسیع و تعمیر کے سلسلہ میں یہ دورہ کیا جا رہا ہے۔ جملہ عہدیداران اور مبلغین و معلمین کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۹ جون ۸۵	وانیم بلم	۱۸؍۷؍۸۵	۱	۱۹؍۷
آگرہ	۲۰ جون	۱	۲۱	منار گھاٹ	۱۹	۱	۲۰
ارول	۲۱	۱	۲۲	پینگاڈی	۲۰	۱	۲۲
پٹنہ	۲۲	-	۲۲	کینانور	۲۲	۱	۲۳
بھاگلپور براہ پورنیہ	۲۲	۲	۲۴	متانور کھالی	۲۳	۱	۲۴
کلکتہ	۲۵	۳	۲۸	مرکرہ	۲۴	۱	۲۶
جمشید پور	۲۹	۱	۳۱	بنگلور	۲۶	۱	۲۸
بھونیشور ہائی ٹنز	۱	۲	۳ جولائی	شیموگہ	۲۸	۱	۳۰
کیندرپاڑہ بھدرک	۳؍۸	۲	۶	سورب	۳۰	۱	۳۱
کٹک سونگڑہ	۶	۲	۸	یادگیر	۱؍۸	۱	۳؍۸
محبوب نگر بھونیشور یا گڑھ	۸	۱	۹	چنتہ کنٹہ	۳	۱	۵
مدراس	۱۰	۱	۱۲	حیدرآباد سکندرآباد	۵	۳	۸
کروناگاپلی	۱۳	۱	۱۵	بمبئی	۹	۱	۱۱
کالیکٹ	۱۵	۲	۱۸	قادیان	۱۳؍۸	-	-

۶۵۲؍۸۵۰ نمبر حاصل کر کے بی ایس سی فائنل کے امتحان میں بفضلہ تعالیٰ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ کہ ایم ایس سی میں داخلہ کے سامان ہونے نیز دوسرے بیٹے عزیز عارف محمود کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ○ مکرم بشارت احمد صاحب سیکرٹری قادیان اپنے بہنوئی مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب تیاپوری کی بحالی ملازمت اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ○ عزیز ناصر احمد مشتاق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے بھائی مکرم محمد ابراہیم صاحب بھٹی ساکن چارکوٹ کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

ولادت

مکرم مبارک احمد صاحب ظفر آف ناصر آباد (کشمیر) کی بیٹی عزیزہ شاہزادہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم لئیق احمد صاحب کانپوری حال غانا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ دونوں میاں بیوی غانا میں سلسلے کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ مکرم مبارک احمد صاحب بیس روپے مد صدقہ میں ادا کر کے بچہ کے نیک اور خادم دین ہونے نیز اپنے والدین اور ہر دو خاندانوں کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے بزرگان سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

تقریب شادی

مکرم خادم حسین صاحب خاقی ابن مکرم سعید محمد صاحب ساکن چارکوٹ کی شادی مورخہ ۱۰؍۵؍۸۵ کو عمل میں آئی۔

اس خوشی میں مکرم خادم حسین صاحب مبلغ ۱۵/- روپیہ مختلف مدات میں ادا کر کے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار ۔ شریف احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چارکوٹ